بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72 | شمارہ 23

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 850 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

18 ذوالقعدہ 1444 ہجری قمری ● 8 احسان 1402 ہجری شمسی ● 8 جون 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

(انفال:30)

ترجمہ: اَے لوگوں جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دیگا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جون 2023 کو مسجد بیت الفتوح، یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانیکی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کا حکم دیکر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان دُرست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

صحبتِ صالحین کی غرض

بات یہ ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ اُن کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ:119) کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اسکی حالت پر رحم کرکے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان دُرست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لیے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافقِ حال تقریر ناصح کے مُنہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اُس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اُس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دِنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اُس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اُس سے اُس کو بدلی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔

غرض قرآن کریم کے منشاء کے موافق تو زندوں ہی کی صحبت میں رہنا ثابت ہوتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 462، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگر کوئی چیز گری پڑی ملے

(2372) حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے آپؐ سے گری پڑی چیزوں کی نسبت پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور اس کا بند پہچان رکھو۔ پھر ایک برس تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو خیر، ورنہ جس طرح چاہو، کام میں لاؤ۔ اس نے کہا: بھولی بھٹکی بکری (کے متعلق حضورؐ کا کیا ارشاد ہے؟) آپؐ نے فرمایا وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا کسی بھیڑیے کیلئے۔ اس نے کہا: اور بھولا بھٹکا اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا واسطہ! اسکے ساتھ اسکا مشکیزہ بھی ہے اور اُس کا موزہ (یعنی پاؤں) بھی۔ پانی پی لیتا ہے اور درختوں سے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المساقاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس آیت میں اسلامی نظام کا ایک ایسا حکم بیان کیا گیا ہے جس میں اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز اور منفرد ہے

یتیموں سے حسن سلوک کا حکم تو سب مذاہب میں ملتا ہے

لیکن یہ حکم کہ اُن کے اموال کی حفاظت کرو اور ان کو بڑھانے کی کوشش کرو کسی اور مذہب میں نہیں ملتا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 35 وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ ۪ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فرماتا ہے کہ یتامیٰ کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ یعنی صرف ایک طریق ایک کے مال پر تصرف کرنے کا ہے کہ اس سے بہتر سے بہتر نتیجہ پیدا کیا جائے۔ یعنی صرف یہی نہیں کہ ان کے مال کو ناجائز طور پر استعمال نہ کرو بلکہ ان کو اس طرح استعمال کرو کہ وہ مال بڑھیں اور یتیموں کا فائدہ ہو۔ اس آیت میں اسلامی نظام کا ایک اور ایسا حکم بیان کیا گیا ہے جس میں اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز اور منفرد ہے۔ یتیموں سے حسن سلوک کا حکم تو سب مذاہب میں ملتا ہے لیکن یہ حکم کہ ان کے اموال کی حفاظت کرو اور ان کو بڑھانے کی کوشش کرو کسی اور مذہب میں نہیں ملتا۔ گویا اس آیت میں ایک عام کورٹ آف وارڈز مقرر کیا گیا ہے یعنی نابالغوں کی جائداد کی حفاظت کرنے والا محکمہ۔ آج کل مغربی حکومتوں کے ماتحت اس حکم پر عمل ہو رہا ہے مگر اس خیال کی بنیاد اسلام ہی نے آج سے تیرہ سو سال پہلے قائم کی ہے۔

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ اپنے عہد کو پورا کرو۔ بظاہر تو یہ فقرہ یتامیٰ کے ذکر میں بے جوڑ معلوم ہوتا ہے کیونکہ یتیم کا عہد سے کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا لیکن حقیقت میں ایسا نہیں کیونکہ (1) عہد کے معنے ذمہ داری کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں فُلَانٌ وَلِیُّ الۡعَہۡدِ یعنی حکومت کی ذمہ واری کا ولی ہے۔ ان معنوں کے رو سے اس جملہ کے معنی ہوں گے کہ یتامیٰ کے متعلق اپنی ذمہ واری کو پورا کرو۔ جب تک ان کے مال کے انتظام کی ضرورت ہے انتظام کرو اور جب ان کا مال ان کے سپرد کرنے کا وقت آئے تو ان کا مال انہیں دے دو۔ دوسرے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کوئی احسان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم اور اسلامی نظام کا ایک حصہ ہے اس لئے احسان سمجھ کر اس کام کو نہ کرو بلکہ فرض سمجھ کر کرو۔ (2) چونکہ یتیم اپنے مال کی کمی بیشی کے متعلق کچھ دریافت نہیں کرسکتا اس لئے خدا تعالیٰ نے یتیم کے مال کو اپنے عہد میں شامل کر لیا ہے تاکہ کوئی یہ سمجھ کر مال کو کھا نہ جاوے کہ اگر ہم کھا جائیں گے تو کون پوچھے گا۔ اس لئے فرمایا اگر کوئی ایسا کرے گا تو ہم پوچھیں گے یہ ہمارا عہد ہے۔

(3) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یتیم کا ذکر کرکے ان لوگوں کا ذکر بھی ساتھ کر دیا جو یتامیٰ تو نہیں ہوتے مگر یتامیٰ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کمزور اقوام جو اپنے آپ کو طاقتور اقوام کی حفاظت میں دے دیتی ہیں۔ پس یتامیٰ کے ذکر کے ساتھ ان کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بعض اقوام بمنزل یتامیٰ ہوتی ہیں اور ان کے حقوق تمہارے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ بے شک تمہارا فرض ہے کہ اس وقت تم ان کے حقوق کی نگہداشت کرو لیکن ہمیشہ کیلئے ان پر تصرف قائم نہ رکھو بلکہ جب ان میں اہلیت پیدا ہو جائے انہیں ان کے مال سپرد کر دو۔ اگر دنیا اس حکم پر عمل کرے تو یہ قومی تنافر جو آج پیدا ہو رہا ہے یکدم دور ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت ایک زبردست قوم کمزور قوم کے حقوق کی حفاظت کیلئے اس کی نگرانی کا کام اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہو جاتی ہے مگر اس کا فرض ہونا چاہئے کہ اس ماتحت قوم کے اندر صلاحیت پیدا ہو جانے پر جلد سے جلد اسے اپنے اموال میں تصرف دیدے اور اس کی بلوغتِ قومی کے بعد اس کے ملک اور مال پر قبضہ نہ رکھے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 332، مطبوعہ 2010 قادیان)

اس شمارہ میں

- مکان بنانے والے احباب اپنے مکانوں کے نام ضرور رکھیں
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 19 مئی 2023 (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یونان 2022ء
- نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات
- نماز جنازہ حاضر و غائب | اعلان نکاح
- خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
- اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ | دعائے مغفرت
- اعلان وصایا | ملکی رپورٹس
- نظم | تعارف دار الصناعت قادیان
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مکان بنانے والے احباب اپنے مکانوں کے نام ضرور رکھیں

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

مدت ہوئی مجھے ایک دفعہ قادیان میں ایک دوست کے گھر جانا پڑا ان کا مکان محلہ دارالرحمت میں تھا۔ بعض لوگوں سے پتہ بھی دریافت کیا مگر آخر 2 گھنٹہ کی تلاش کے بعد ناکام واپس آیا وجہ یہ ہوئی کہ مکان کے باہر ان کا یا مکان کا نام لکھا ہوا نہ تھا۔ اس کے بعد حال ہی میں مَیں اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب اسی محلہ میں ایک صاحب کے مکان پر گئے مگر دیر تک وہ مکان نہیں ملا۔ آخر مَیں تو واپس آ گیا اور حضرت مفتی صاحب اسی طرح پھرتے رہے اور پوچھ پوچھکر اس مکان کا پتہ لگایا۔ میرا مطلب ان باتوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر مکانوں کے نام ہوں اور وہ دروازوں پر لکھے ہوا کریں تو پتہ دریافت کرنے والوں اور ڈاکخانہ کے چٹھی رسانوں کو کتنا آرام ہوجائے بعض لوگ شرم کے مارے بھی اپنے مکانوں کا نام نہیں رکھتے یا بعض احباب اچھے نام رکھنا تعلّی میں داخل سمجھتے ہیں حالانکہ تعلّی کیلئے نہیں بلکہ تفاؤل کے طور پر ہرا چھا نام رکھا جاتا ہے۔ کیا یہ تعجب نہیں کہ اپنے لڑکے کا نام نورالدین رکھنا تو تکبر نہ سمجھیں مگر گھر کا نام بیت النور رکھنے سے شرمائیں۔

اسکے بعد میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیوں کیلئے تو مکانوں کا نام رکھنا اتباع سنت کی حد تک پہنچا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعامل اس بات کو واجب کردیتے ہیں کہ ہم لوگ ایسا کیا کریں۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سلسلہ نزول وحی کا شروع ہوا تو ابتدائی دنوں میں ہی آپ کو اپنے گھر کے دوحصوں کے نام الہامی طور پر بتائے گئے یعنی بیت الفکر اور بیت الذکر۔ (بیت الفکر وہ حجرہ ہے جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں براہین احمدیہ تصنیف ہوئی اور بیت الذکر خود مسجد مبارک کا نام ہے) اس پر حضور علیہ السلام کو منشاء الٰہی معلوم ہوگیا اور حضور نے اسکے بعد جس قدر اپنے مکان میں توسیع فرمائی ان میں سے اکثر حصوں کے نام خود رکھے۔ چنانچہ دارالبرکات، بیت النور، حجرہ، بیت الدعا، وغیرہ آپ ہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ اسی کی اقتداء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کوٹھی کا نام دارالحمد تجویز فرمایا ہے۔ غرض ہمارے لئے نہ صرف اسوہ حسنہ ہی موجود ہے بلکہ تحریص اور منشائے الٰہی بھی یہی ہے اس لئے مَیں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جب وہ کوئی مکان بنائیں تو اس کا اسی طرح نام رکھیں جس طرح اپنے بیٹے یا بیٹوں کے نام رکھتے ہیں۔ خصوصاً قادیان کے احباب کو تو ضرور اس سنت پر عمل کرنا لازم ہے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ مکان چھوٹا ہے یا بے حیثیت ہے۔ کیا چھوٹے اور بے حیثیت آدمیوں کے نام نہیں ہوا کرتے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈیوڑھی سے بھی کوئی مکان رقبہ میں چھوٹا ہوسکتا ہے جس کا نام حضور نے بیت النور تجویز فرمایا تھا۔ علاوہ ازایں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اچھے نام رکھنے میں جو مخفی برکات مضمر ہوتی ہیں وہ حاصل ہونگی۔

بالآخر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مکان کا نام جو بھی ہو موزون ہو اور بابرکت معنی رکھتا ہو یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تجویز کردہ ہو اور بہتر ہے کہ ایسا مختصر ہو کہ عام لوگوں کو اسکا تلفظ ادا کرنے میں دقت نہ ہو اور اگر مالک مکان یا اسکے بیوی بچوں میں سے کسی کے نام سے تعلق رکھتا ہو تو اور بھی اچھا ہے اور اگر تاریخ تعمیر بھی اس میں مضمر ہو تو نورٌ علیٰ نور۔

چند ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ مجھے خود اپنے مکان کیلئے کچھ نام ڈھونڈنے پڑے تھے اور اس وقت بہت سے نام میرے خیال میں آئے تھے جو ذیل میں نمونہ کے طور پر لکھ دیتا ہوں تا کہ احباب فائدہ اٹھاسکیں۔ انہیں دنوں میں ایک دفعہ مکرمی مصباح الدین صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ مَیں نے ایک مکان بنایا ہے مَیں اس کا نام ''محبت سرائے'' رکھنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے عرض کیا آپ کے مکان کا نام زجاجه ہونا چاہئے کیونکہ آیت قرآنی اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ کی رو سے تو مصباح الدین کو بہ نسبت کسی اور نام کے زجاجه سے زیادہ مناسبت ہے۔ (مصباح کے معنے چراغ کے ہیں اور زجاجه کے معنے شیشہ کی قندیل کے ہیں) سو نام رکھتے ہوئے اگر کوئی خاص مناسبت لفظی بھی مل جائے تو وہ اور بھی زیادہ موزون ہوجاتا ہے۔

اب مَیں وہ نام لکھتا ہوں۔ الغرفہ، المحراب، کوکب، السفینہ، السکینہ، الروضہ، زینت، النجم، الفلک، المسکن، الطیب، عارضی منزل، منارہ ویو view، وَسِّعْ مَكَانَكَ، احمدی منزل، کاشانہ، آشیانہ، گوشۂ تنہائی، گوشۂ عافیت، گلشن، گلستان، حدیقہ، فضل الٰہی، غریب خانہ، محبت سرائے، حسبی اللہ، انعام الٰہی، عنایتِ الٰہی، وغیرہ غیرہ۔ ان کے علاوہ منزل، محل، دار، بیت، خانہ، ہاؤس، بلڈنگس کے الفاظ مالک کے نام یا کسی اور لفظ کے ساتھ مرکب ہوکر گھر کا نام بن سکتے ہیں۔ مثلاً فقیر منزل، نور محل، دارالفضل، بیت الظفر، خانۂ درویش، نور بلڈنگس، وغیرہ۔

رہا تاریخی نام سو یہ سوائے کسی ماہر کے ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ایسا ہے جس سے تاریخ تعمیر نکلتی ہے اور وہ یہ ہے۔

مُبَارَكٌ وَمُبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ (1300ھ) اس لئے تاریخی نام رکھنا بھی منشائے الٰہی کے موافق ہی ہے۔ یہ تاریخی نام یا تو مستقل بطور نام کے استعمال ہوسکتا ہے یا اصلی نام مکان کا اور ہوتا ہے اور تاریخی اَور۔ نمونہ کے طور پر بعض تاریخی نام پیش کرتا ہوں۔

دارالحمد حضرت اقدس :

''دارالحمد حضرت محمود امام جہاں'' (1932ء)

النصرۃ حضرت ام المومنینؓ :

''گلزار منظوم'' (1934ء)

کوٹھی چودہری صاحب :

''پائگاہ ظفر اللہ خان'' (1936ء)

اَلصُّفَّه :

''صفہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل'' (1354ھ)

آئندہ صحبت میں انشاءاللہ بعض آیا اور اشعار لکھوں گا جو گھروں پر لکھوائے جاسکتے ہیں کیونکہ عموماً لوگوں کو آج کل اس کا بھی شوق ہے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 22/اگست 1936ء صفحہ 4)

وہ آیا بادشاہ دیکھو امن کا بن کے شہزادہ

راشدہ تنویر قادیان

ہے جس کے ساتھ مولیٰ خود ملا ایسا فرستادہ
وہ آیا بادشاہ دیکھو امن کا بن کے شہزادہ
لئے پیغام صلح و آشتی قریہ قریہ جلوہ گر
بہت شائستگی اخلاص اور انداز سے سادہ
مخاطب ہو اگر تو پھوٹیں سوطے علم و حکمت کے
ہیں فرمانِ رسل آدھے درسِ قرآن ہے آدھا
ہے مظہر قدرتِ ثانی مصدق آیت استخلاف
ملائک کے کئی لشکر تعاون کو ہیں آمادہ
ترستے دید کو اُس کی ہر اِک شاہ و گدا یکساں
تبرک کے بھی ہیں مشتاق سبھی سوار اور پیادہ
بتاؤں کیا کہ اُس کے دن ہیں کیا اور کیسی ہیں راتیں
سکون و حرکت ہر ہے قیام رکوع سجدہ وقعدہ
یہ طے ہے رابطہ اُس سے کیا جس نے بھی مستحکم
بڑھا اللہ سے اُس کا تعلق اور بھی زیادہ
ودودؔ ناچیز کو بھی بخش دے یہ خیر تُو یاربّ
نبھاؤں دل سے ہر اِک عہد مَیں نے اُس سے جو باندھا

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرہ:223)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے

طالب دعا : بی. ایم خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

(سورۃ الجنّ:19)

ترجمہ: یقیناً مسجدیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

خطبہ جمعہ

’’……ہمارے مخالف دن رات کوشش کررہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں
اور سلسلہ کو بند کرنے کیلئے پورا زور لگارہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’اللہ جل شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے، وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اسکا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے
اور اسکے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اسکے مخالف اور مکذّب آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہیں‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اپنی پھونکوں سے ختم کردیں گے
لیکن نہیں جانتے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابل پر جب کھڑے ہوں تو اپنی ہی تباہی ہوتی ہے

پاکستان میں بھی ایک طرف تو ہمارے منارے گرائے جا رہے ہیں، مسجدوں کی محرابیں گرائی جارہی ہیں،
دوسری طرف اللہ تعالیٰ خوبصورت مسجدیں ہمیں دوسری جگہ عطا فرما رہا ہے اور کثرت سے عطا فرما رہا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعتی عالمگیر ترقیات کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

پروین اختر صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب آف سیالکوٹ، ممتاز وسیم صاحبہ اہلیہ چودھری وسیم احمد ناصر صاحب آف گھٹیالیاں،
بریگیڈیئر منوّر احمد رانا صاحب آف راولپنڈی اور عبدالشکور ملک صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19رمئی 2023ء بمطابق 19رہجرت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے بڑھتے چلے جانے کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’یہ بھی اللہ جل شانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’……ہمارے مخالف دن رات کوشش کررہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کیلئے پورا زور لگارہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔‘‘ پھر فرمایا ’’جانتے ہو کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اسکا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اسکے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اسکے مخالف اور مکذّب آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہیں۔‘‘ فرمایا ’’……خدا تعالیٰ کے ارادہ کو جو درحقیقت اسکی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جس کو وہ بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے وہ سلسلہ رک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آ گیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 24، ایڈیشن 1984ء)

پس آپؑ کی ان باتوں کے پورا ہونے کے نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ دشمن نے انفرادی طور پر بھی کوششیں کیں اور منظم ہو کر بظاہر ایک ہو کر جماعت کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جو آپ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 260، ایڈیشن چہارم) اور پھر فرمایا کہ ’’میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 648) اسکے مطابق ہم جماعت کو دنیا میں پھیلتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اپنی پھونکوں سے ختم کر دیں گے لیکن نہیں جانتے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابل پر جب کھڑے ہوں تو اپنی ہی تباہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد اور تائید اور نصرت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد اور نصرت کے نظارے ہم دنیا کے دُور دراز ملکوں میں بھی دیکھتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں بعض دفعہ عام طور پر انسان کی پہنچ نہیں ہوتی، بڑے مشکل رستے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ وہاں بھی اپنی تائید کے نظارے دکھا رہا ہے۔ مخالفین اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں لیکن ناکامی دیکھتے ہیں۔ جانی اور مالی نقصان پہنچا کر بعض جگہ افراد جماعت کو خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ باتیں افراد جماعت کے ایمان میں اضافہ کرتی ہیں۔

دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کی تائید کے واقعات ہوتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں یہ کس طرح پورے ہوتے ہیں ان کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں ہے لیکن اس وقت میں کچھ واقعات جماعت کی ترقی کے بیان کروں گا۔ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئیں اور آپؑ کو مانیں۔

بعض لوگ مخالفت کرتے ہیں لیکن کم علمی کی وجہ سے یہ مخالفت ہوتی ہے۔ جب انہیں حقیقت کا علم ہو تو نہ صرف مخالفت ترک کر دیتے ہیں بلکہ قبول بھی کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امیر جماعت کانگو کنشاسا نے لکھا کہ صوبہ کانگو سینٹرل کے ایک گاؤں کے ایک حصہ میں ہمارے معلم ہیں عیسیٰ صاحب۔ وہ جماعت کے وفد کے ساتھ تبلیغ کیلئے گئے۔ وہاں کے امام مسجد جبرئیل صاحب جماعت کی مخالفت کے حوالے سے بہت مشہور تھے۔ ان کے ساتھ وفات مسیح اور ظہور امام مہدی کے اوپر گفتگو ہوئی۔ جب ان پر یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے عقیدے کے نتیجہ میں نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے تو یہ بات وہ سمجھ گئے۔ ڈھٹائی نہیں تھی ان میں پاکستانی مولویوں کی طرح اور ظہور امام مہدی کا عقیدہ بھی ان کی سمجھ میں آ گیا۔ انہوں نے اسی وقت اپنے خاندان کے چھ افراد اور اپنے اکیس مقتدیوں کے ساتھ بیعت کر لی۔ اس طرح یہاں جماعت بھی قائم ہوگئی۔

پھر بعض جگہ اللہ تعالیٰ خود قبولیت کیلئے زمین تیار کرتا ہے چنانچہ گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں ایک گاؤں کُٹایا (Kotoya) ہے وہاں تبلیغ کی غرض سے پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام تفصیل کے ساتھ پہنچایا تو گاؤں کے سب سے بزرگ شخص نے کہا کہ وہ اپنے دادا سے ایک لفظ مہدی، مہدی اکثر سنا کرتا تھا لیکن اسے کبھی اس بات کی سمجھ نہیں آئی اور نہ ہی دادا نے کبھی اس کی تفصیل بتائی لیکن یہ بتایا کہ اس کا تعلق اسلام سے ہے۔ لہٰذا آج جب آپ نے تفصیل سے امام مہدی کا ذکر کیا ہے تو میں صدق دل سے احمدیت میں داخل ہوتا ہوں اور اس نے گاؤں والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کو قبول کر لیں کیونکہ میں نے اکثر افریقن ممالک میں سفر کیا ہے اور ہر جگہ مجھے احمدیہ مسلم جماعت ہی اسلام کی خدمت کرتی نظر آئی ہے جبکہ دوسرے فرقے یا تو دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں اور یا پھر ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کیلئے اپنی علمی کاوشیں دکھاتے رہتے ہیں۔ ایک یہی جماعت ہے جو قرآن اور اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں میں امام سمیت بہت سارے لوگوں نے بیعت کی۔ ایک بہت بڑی جماعت قائم ہوگئی۔

پھر گیمبیا کے مبلغ انچارج کہتے ہیں ان کا ایک ضلع ہے ’’نیامینا‘‘ وہاں کا ایک گاؤں ہے، کہتے ہیں ہماری تبلیغی ٹیم وہاں گئی۔ انہوں نے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ امام مہدی علیہ السلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات

بتائیں اور بیعت کی دس شرائط بھی ان کو پڑھ کے سنائیں۔ دیہاتی لوگ ہیں لیکن عقل اور شعور رکھتے ہیں۔ دس شرائط بیعت سن کے حیران رہ گئے اور ان کی سمجھ میں آ گیا کہ یہ تو حقیقی اسلام کی باتیں ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ گاؤں والوں نے یہ کہا کہ ہمارا یہ پہلا موقع ہے کہ ہم نے اسلام کی اتنی خوبصورت تعلیم اور شاندار تعلیم سنی ہے۔ ہمارے نام نہاد علماء سے تو ایسے خوبصورت پیغامات کوئی نہیں سن سکتا اور آخر انہوں نے یہ کہا کہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے اور ہم جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ احمدیت ہی ہے جو انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک طویل تبلیغی سوال و جواب کے سیشن کے بعد تمام لوگوں نے جن کی تعداد تقریباً دو سو کے قریب تھی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

پھر افریقہ کے ایک ملک کے ہمارے مربی ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ تبلیغی میدان میں بعض دفعہ بظاہر نظر معمولی واقعات ہوتے ہیں لیکن دراصل پس منظر میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کام کر رہی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں ہماری تبلیغی ٹیم کاؤنٹی کے ایک اہم ٹاؤن ''باما'' میں جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے تبلیغ کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ ابھی ہم مسجد میں ہی بیٹھے تھے کہ اسی ٹاؤن سے چار افراد پر مشتمل ایک وفد ہمیں ملنے آ گیا۔ ان میں ایک خاتون بھی شامل تھی جو کہ اس ٹاؤن کی عورتوں کی تنظیم کی چیئر پرسن تھی۔ وفد کے ممبر نے بتایا کہ ہم آپ کو دعوت دینے آئے ہیں۔ آپ ہمارے علاقے میں آئیں اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچائیں کیونکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کی جماعت تبلیغ کرتی ہے اور خاص طور پر بچوں کو قرآن مجید سکھانے کا انتظام کرتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اگلے ہی دن وہاں جانے کا پروگرام بنا لیا۔ وہاں پہنچ کر جماعت کا تعارف ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور غرض و غایت بیان کی اسکے بعد سوال و جواب کا ایک لمبا سلسلہ چلتا رہا جس کے اختتام پر گاؤں والوں نے، سب نے یہ فیصلہ کیا کہ آج سے ہم جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح یہاں بھی نئی جماعت قائم ہو گئی اور اسکے بعد انہوں نے اس علاقے کے سارے بچوں کو اکٹھا کر کے ہمارے سامنے پیش کر دیا کہ آج سے یہ جماعت کے بچے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں ان کو کیسے قرآن مجید سکھایا جائے؟ چنانچہ مربی صاحب کہتے ہیں ان میں سے دو لڑکوں کو قرآن کریم سکھانے کیلئے میں نے منتخب کیا کہ ان کو قرآن سکھایا جائے گا اور پھر وہ واپس جا کر اپنی مسجد میں اپنے علاقے میں قرآن کریم کی کلاسز لگا کر باقی بچوں کو سکھائیں گے۔ کہتے ہیں ہم نے ابھی ایک ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت تائید و نصرت ہمارے ساتھ شامل کر دی۔ پاکستان میں قرآن پڑھنا کیا ہمیں قرآن کریم سننے پر بھی پابندی ہے۔ ایک احمدی پر اس لیے مقدمہ ہو گیا کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت کیوں سن رہا تھا۔ یہ ہے ان نام نہاد مسلمانوں کا اسلام اور دوسری طرف لوگ اپنے بچوں کو جماعت کے سپرد کر رہے ہیں کہ انہیں قرآن کریم پڑھائیں سکھائیں کیونکہ جماعت ہی قرآن کریم کا صحیح علم رکھتی ہے۔

بعض لوگ احمدی ہو کر پھر کسی لالچ میں آ جاتے ہیں یا خوف کی وجہ سے احمدیت چھوڑ دیتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ اب یہاں جماعت کو ختم کر دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی یہ سوچیں ان پر الٹا دیتا ہے اور جماعت بڑھتی چلی جاتی ہے جیسا کہ اس کا وعدہ ہے۔ آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ریجن اومے میں ایک جگہ ہے کِرے زُوکِئے (KreZoukoue)، وہاں کی اکثریت 2008ء میں جماعت میں شامل ہو گئی تھی۔ چھوٹی سی ایک مسجد تھی جو اس وقت وہاں تعمیر کی جا رہی تھی۔ لوگ اپنے طور پر تعمیر کر رہے تھے۔ وہ جماعت کو لوگوں نے دے دی۔ جماعت نے اس مسجد کو مکمل کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں کا مقامی امام جو پہلے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا تھا اس کے دماغ میں فتور آیا۔ اس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی اور مسجد پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر لوگوں کو بھی ورغلانے لگا کہ جماعت سے قطع تعلق کر لو لیکن لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پر قائم رہے۔ بہرحال جب مولوی نے مسجد پہ قبضہ کر لیا تو ان لوگوں نے عارضی طور پر پلاسٹک کی شیٹوں سے اور کچھ لکڑیاں اکٹھی کر کے ایک عارضی مسجد سی شیڈ بنا لیا اور وہاں نمازیں پڑھنی شروع کیں، جمعہ شروع کیا اور پھر کوئی اس بات کی پروا نہیں کی کہ ایک پختہ مسجد ہم چھوڑ آئے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کہتے ہیں اس سال کے دوران جماعت کو وہاں دو منزلہ خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی جس کے گنبد بھی ہیں اور منارے بھی ہیں اور جس مسجد پر غیر احمدی امام نے قبضہ کر لیا تھا اس سے کئی گنا بڑی اور خوبصورت مسجد وہاں اس علاقے میں بنا لی۔

پاکستان میں بھی ایک طرف تو ہمارے منارے گرائے جا رہے ہیں۔ مسجدوں کی محرابیں گرائی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ خوبصورت مسجدیں ہمیں دوسری جگہ عطا فرما رہا ہے اور کثرت سے عطا فرما رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کس طرح مخالفین کی کوششوں کے مقابلے میں مدد فرماتا ہے، اس بارے میں چاڈ افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ 2022ء کی مارچ میں جماعت کی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ پچھلے سال کی باتیں بتا رہا ہوں میں۔ اس سال کی تو ان شاء اللہ ابھی آئیں گی۔ کہتے ہیں کہ دارالحکومت چاڈ میں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ حاسدین مختلف سازشیں کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں ایک نیا دین لے کر آ گئی ہے۔ افتتاح کے بعد جماعت کی ذرا زیادہ مشہوری ہوئی تو حاسدوں کی تعداد بھی بڑھنے لگی اور ان کی کارروائیاں بھی بڑھنے لگیں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے چند ائمہ کرام، نام نہاد مولوی جو ہیں مسجدوں میں جماعت کے خلاف تقریریں کر رہے ہیں، پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ احمدیوں کی مسجد کو بند کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور چاڈ اسلامک کونسل میں بھی گئے اور ان سے یہ کہا آپ لوگوں نے جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی کیوں اجازت دی تھی اور مسجد کو جمعہ کیلئے کیوں کھول دیا گیا ہے، اس مسجد کو فوراً بند کرایا جائے، اس سے ہمارے علاقے میں فتنہ پیدا ہو رہا ہے۔ اسلامک کونسل والوں نے کہا کہ عبادت کرنا ان کا، احمدیوں کا حق ہے، ہم کیسے مسجد جو اللہ کا گھر ہے اسے بند کر دیں۔ اگر آپ لوگوں کو کسی فتنے کا ڈر ہے تو پولیس میں جا کے رپورٹ کر دیں۔ وہاں کی اسلامک کونسل کو کم از کم اتنی عقل بھی ہے اور انصاف پسند بھی ہے کہ انہوں نے کسی کا خوف نہیں کیا۔ پاکستان میں تو جج بھی لوگوں کے خوف سے ہمارے خلاف فیصلہ دے دیتے ہیں اور ہمیں وہاں مسجد کہلانا تو الگ، مسجد میں نمازیں پڑھنے اور عبادت کرنے کی اجازت نہیں۔ بہرحال اس کے بعد وہ لوگ پولیس ہیڈ کوارٹر چلے گئے اور شکایت کی کہ ہمارے علاقے میں فتنہ پیدا ہو رہا ہے۔ احمدیوں کو بند کرایا جائے۔ نیا دین لے کر آ گئے ہیں اور نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں مانتے۔ پولیس افسر نے مبلغ کو بلایا۔ جماعت کی رجسٹریشن کی کاپی اور مسجد بنانے کی اجازت وغیرہ مانگی۔ ساری چیزیں، سارے کاغذات پیش کیے گئے۔ بہرحال اس نے کہا آپ جائیں۔ تفتیش کر کے مَیں بتاؤں گا۔ اس کے بعد اس پولیس افسر نے محلے کے چیف کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تمہارے محلے میں احمدیوں نے مسجد بنائی ہے اور نیا دین لے کر آئے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ چیف نے جواب دیا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے خود جمعہ ان کی مسجد میں پڑھا ہے اور وہ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور تین سال سے میں جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں اور خدمتِ خلق کے بڑے کام بھی یہ کر رہے ہیں۔ بہرحال پولیس افسر ایک دن ہماری مسجد میں بھی آ گیا اور مسجد کے باہر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہا کہ آپ لوگ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ مسجد کے ہال میں جو اندر حصہ تھا قرآنی آیات دیکھ کر اَور بھی حیران ہوا۔ پھر کہا آپ کا قبلہ بھی ایک ہے اور مسجد میں صف بندی بھی مسلمانوں کی مساجد کی طرح ہے۔ مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ نیا دین لے کر آ گئے ہیں۔ بہرحال پولیس نے بھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ اردگرد کے جو غیر احمدی تھے ان کے گھروں سے بھی پوچھا۔ انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں ان سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب یہ لوگ پولیس سے ناکام ہوئے تو گھروں میں جانے لگ گئے۔ ہمسایوں کو کہا کہ ان کو یہاں سے نکالنے کیلئے شور مچاؤ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ مسجد تو اللہ کا گھر ہے اور ہمیں ان میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آ رہی جو اسلام سے ہٹ کر ہو تو بہرحال ہر لحاظ سے ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اللہ تعالیٰ کس طرح جماعت میں شامل ہونے کیلئے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اس کا ایک واقعہ بیلیز کے مبلغ بیان کرتے ہیں۔ بیلیز سینٹرل امریکہ کا ایک ملک ہے کہتے ہیں میتھوڈسٹ (Methodist) چرچ سے مضبوط تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے جب مسجد نور کو تعمیر ہوتے دیکھا تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا کہ انہیں اس مذہب کو قبول کر لینا چاہئے۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی اور مسجد کا افتتاح ہو گیا تو انہوں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں وہاں جاؤں اور اس جماعت کا حصہ بن جاؤں۔ ان کے دوستوں نے کہا کہ تمہارے گھر کے قریب مسلمانوں کی ایک اَور مسجد بھی ہے اگر تمہیں مسلمان ہونا ہی ہے تو تم وہاں بھی جا سکتی ہو۔ اس پر اس خاتون نے جواب دیا کہ نہیں۔ خدا نے میرے دل میں جماعت احمدیہ کے متعلق ڈالا ہے کہ یہ صحیح لوگ ہیں اور مجھے ان کے ساتھ ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ جب مسجد نور تشریف لائیں اور انہیں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا تو وہ بہت جذباتی ہو گئیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ انہیں اس جماعت میں لایا ہے۔ مربی صاحب نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کام کرتا ہے۔ لہٰذا مسجد آنے کے بعد اور اسلام احمدیت کی تعلیم کے بارے میں جاننے کے بعد انہوں نے کچھ دن میں بیعت کر لی اور جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

بعض دفعہ بعض لوگ جو غلط فہمی کی وجہ سے یا لوگوں کی باتوں میں آ کر مخالفت کرتے ہیں لیکن ہوتے سعید

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب تجھے چھینک آئے تو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ
اور جب چھینک مارنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو، تُو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ)

طالب دُعا: نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم رات کی عبادت (تہجد) کو لازم پکڑو
تم سے پہلے نیک لوگوں کا یہی دستور تھا

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث 3472)

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

فطرت ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ کس طرح راہنمائی فرماتا ہے اس کا ایک واقعہ مبلغ انچارج گیمبیا لکھتے ہیں کہ ضلع جمارا میں یہ ایک علاقہ ہے۔ وہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے دروازوں اور کھڑکیوں کیلئے شیشے خرید رہے تھے۔ تو جب شیشے کی کٹائی کیلئے ابوبکر سابالی صاحب ایک شخص ہیں جو اس کام کے ماہر تھے۔ ان کو بتایا کہ مسجد کیلئے شیشے خریدے گئے ہیں تو انہوں نے اپنی مزدوری کم کر دی کہ یہ مسجد کیلئے کام ہے تو میں کم اجرت لیتا ہوں۔ کہتے ہیں جب شیشے لے کر ہم اس شخص کے ساتھ وہاں پہنچے جس نے شیشے لگانے تھے تو اتنے دور دراز علاقے میں خوبصورت مسجد دیکھ کر اس شخص کو بہت خوشی ہوئی لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ یہ احمدی مسلمانوں کی ایک مسجد ہے تو وہ بہت غصے میں آ گیا اور اس نے شیشے توڑ دیے اور شیشے توڑنے کے دوران خود بھی بیچارہ زخمی ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کی راہنمائی کی۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے رات کو خواب میں اپنے آپ کو چیختے ہوئے دیکھا اور سمندر میں ڈوبتے ہوئے دیکھا اور جب اسے مدد کی کوئی امید نہ تھی تو اس نے ایک کشتی دیکھی جو اسے بچانے کیلئے آ رہی تھی اور اس کشتی میں اس نے امیر جماعت اور اس مربی کو دیکھا۔ اگلی صبح جو جمعے کا دن تھا وہ مشن ہاؤس آیا اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح تنزانیہ سے قبول احمدیت کا ایک واقعہ ہے۔ سیمیو ریجن کی ایک جماعت ہے مواب ما (Mwabuma) وہاں کہتے ہیں معلمین نے تبلیغ شروع کی۔ لوکل لوگوں سے جب مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کیلئے پلاٹ لینا چاہا تو ہر ایک نے جو قیمت بتائی وہ بہت زیادہ تھی۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ ہمارے خلاف لوکل پادریوں نے ایک کمپین چلا رکھی ہے کہ کوئی ان کو مسجد بنانے کیلئے جگہ نہ بیچے کیونکہ یہ جادو کرتے ہیں اور ان کے پاس جن ہوتے ہیں اور قرآن کے ذریعے جس کو چاہیں قتل کر دیں اور پتا بھی نہ چلے۔ اس خوف سے کوئی ہمیں مسجد بنانے کیلئے جگہ نہیں دے رہا تھا۔ عیسائیوں کا علاقہ تھا۔ اس پر معلمین نے گھر گھر جا کر ان لوگوں کے وسوسے ختم کیے۔ لوگوں کی رائے بدلنے کی کوشش کی۔ چند ماہ کے اندر ایک نوجوان نے اپنا ایک ایکڑ کا پلاٹ ہمیں دینے کی حامی بھر لی۔ اس سے جماعت نے پلاٹ لے لیا۔ اس نوجوان نے بتایا کہ اس مسجد کیلئے پلاٹ فروخت کرنے کے بعد بڑی برکت پڑی ہے۔ کہتا ہے کہ ایک آدمی جو کئی سالوں سے اسے قرض واپس نہیں کر رہا تھا اور اس کی وجہ سے اس کے کئی کام رکے ہوئے تھے پلاٹ بیچنے کے چند دن کے بعد ہی خود ہی اس نے ساری رقم لوٹا دی اور میرے سارے قرض اس کی وجہ سے ادا ہو گئے۔ بہرحال اس بات سے متاثر ہو کر وہ اپنی فیملی سمیت احمدی ہو گیا۔ اس کے بعد کہتے ہیں ایسی ہوا چلی ہے قبول احمدیت کی کہ سینکڑوں لوگ اس علاقے میں سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے ہیں اور وہاں ایک بڑی مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کی بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی۔

اللہ تعالیٰ نے جس کو ہدایت دینی ہو اس کیلئے ہدایت کے انتظام بھی عجیب طریقے سے کرتا ہے۔

ساؤتومے افریقہ کا ایک علاقہ ہے وہاں کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ مراکش سے ایک سیاح ساؤتومے آیا۔ اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی مسلمانوں کی مسجد ہے تو لوگوں نے انہیں ہمارے مشن کا پتہ بتایا۔ اس نے جمعہ ہمارے ساتھ پڑھا تو اسے تب پتا لگا کہ یہ جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس ہے۔ کچھ سوال جواب اس نے کیے۔ اسکے بعد اس نے کتاب سر الخلافہ اور مذہب کے نام پر خون عربی میں پڑھیں۔ ایم ٹی اے العربیہ کے پروگرام دیکھے۔ کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا۔ ان دنوں میں عالمی بیعت ہو رہی تھی یا اسکی ریکارڈنگ آ رہی تھی۔ وہ دیکھی تو کہتے ہیں مارچ میں، گذشتہ سال مارچ میں وہ دوبارہ آیا اور اس نے کہا میں بیعت فارم دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں ہم نے عربی میں بیعت فارم اس کو دیا تو فارم پُر کر کے آ گیا۔ کہتے ہیں میں نے اسے کہا کہ اتنی جلدی نہ کرو کچھ عرصہ دعا کرو پھر فیصلہ کرنا۔ کہتا ہے میں ساری رات دعائیں کرتا رہا ہوں اور میرا دل مطمئن ہے مجھ سے مزید صبر نہیں ہو سکتا کہ امام کی بیعت کے بغیر میں مر گیا تو کون جواب دہ ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ جماعت احمدیہ حق پہ ہے تو میں نے اسے بتایا کہ تمہارے ملک کے جو دوسرے مسلمان ہیں تمہاری مخالفت کریں گے، والدین تمہاری مخالفت کریں گے۔ کس طرح سامنا کرو گے؟ کہنے لگا میں نے ان کو، والدین کو بتا دیا ہے اور ان کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ وہ خوش ہیں۔ دوسرے کہتا ہے یہ مخالفت ہو بھی تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ حقیقی اسلام پر موت آئے اس سے بڑھ کر میرے لیے اَور کچھ نہیں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بھی ویڈیو میں میرے سے بات کی اور بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اپنے بیٹے کو بھی نصیحت کی کہ میں نے ساری باتیں سنی ہیں اب تم نے بیعت کی ہے تو جماعت کے ساتھ قائم رہنا اپنی ثابت قدمی دکھانا۔ اب ایک احمدی باوجود اس کے کہ مراکش میں احمدی ہیں، جماعت ہے لیکن اسے جماعت کا تعارف وہاں نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے افریقہ کے دور دراز علاقے میں ایک دوسرے ملک میں بھیجا اور وہاں جا کے اس کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔

ازبکستان سے ایک شخص عالم بابایو صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میری پیدائش مسلمان گھر میں ہوئی۔ میری عمر اکتیس سال ہے۔ ازبکستان کے شہر تاشقند سے میرا تعلق ہے۔ قرآن کریم سیکھنے کیلئے استاد ڈھونڈ رہا تھا کہ میری ملاقات بابُر جان سے ہوئی۔ ان سے حقیقی اسلام کے بارے میں سنا۔ ان سے قرآن سیکھا۔ انہوں نے اس حقیقت کو قبول کرنے میں میری مدد کی۔ چنانچہ خاکسار بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کریم سکھانے کیلئے استاد کا انتظام بھی ایک احمدی کا کیا اور ایسے بہت سے واقعات ہیں، یہ اتفاق نہیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں ایسے واقعات ہیں پہلے بھی ایک مَیں نے سنایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید کی خاص نشانی ہے۔

پھر ازبکستان سے ہی ایک اَور شخص ہیں عظیم اوف صاحب۔ کہتے ہیں میری پیدائش ایک مسلمان خاندان میں ہوئی۔ چار سال پہلے میں نے باقاعدہ نماز پڑھنی شروع کی۔ پھر قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن ایک تحریر مجھ تک پہنچی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا کہ میری امّت سے اس طرح کے لوگ پیدا ہوں گے جو ہمیشہ حق پر ہوں گے اور کوئی انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور یہ الفاظ میرے دل میں داخل ہو گئے۔ کہتے ہیں میں نے نمازوں اور دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے انہی لوگوں میں شامل ہونے کی دعا شروع کر دی۔ اس کے بعد مجھے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے کام سے فارغ کر دیا گیا لیکن میں دعا کرتا رہا۔ پھر میرے اندر قرآن سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے میری ملاقات پھر اسی استاد بابُر صاحب سے کروا دی۔ استاد کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا۔ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ سب سے پہلے میں نے قرآن پڑھنا سیکھا۔ ایک روز میں نے خواب میں خانہ کعبہ کو دیکھا اور اس کے قریب ہو کر ہاتھ سے اسے چھوا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میرا تو وضو نہیں۔ میں وضو کرنے غسل خانے گیا میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں بہرحال احمدی استاد سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک روز میں نے ان سے عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے نزول کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو گئے ہیں اور جس انسان نے عیسیٰ ابن مریم کے رنگ میں آنا تھا وہ امام مہدی ہیں۔ پھر میں نے تحقیق کی اور یہ معلوم کیا اور اپنے استاد کو بتایا کہ وہ انسان حضرت مرزا غلام احمدؑ ہیں۔ استاد نے ان کو تبلیغ نہیں کی انہوں نے کہا وہ ظاہر ہو گئے ہیں خود ہی تلاش کرو۔ وہ امام مہدی ہیں۔ خیر انہوں نے تحقیق کی اور خود ہی انٹرنیٹ وغیرہ کی تحقیق سے پتا لگایا کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ وہ امام مہدی ہیں۔ میرے استاد نے جب میں نے اس کو کہا تو اس نے بھی تصدیق کر دی کہ مرزا غلام احمدؑ ہی وہی امام مہدی ہیں جن کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے ساری علامات کے پورا ہونے کے باوجود امام مہدی کے بارے میں شک کا اظہار کیا۔ پھر میرے استاد نے جماعت احمدیہ کے بارے میں بتایا اور کہا کہ میں بھی اسی جماعت میں سے ہوں اور یہ بھی بتایا کہ وہ یعنی جماعت احمدیہ تعداد میں ابھی تھوڑی ہے اور میرے آپ کی طرح کے اور بھی شاگرد ہیں اور مجھے اپنے شاگردوں سے ملایا۔ بہرحال کہتے ہیں: میں نے تحقیق کی اور دعاؤں اور تحقیق کے بعد پھر میں نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول کر لی ہیں اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح ازبکستان سے ایک اَور شخص ہیں ان کا بھی اسی طرح کا واقعہ ہے۔ ان کی قوم کو بھی بیعت کی توفیق ملی اور پھر انہوں نے گذشتہ سال بیعت کر لی۔

پھر افریقہ کے ایک ملک کی ایک رپورٹ ہے۔ وہاں کے مبلغ سلسلہ کہتے ہیں کہ وہ اور مقامی معلم ایک جماعتی میٹنگ سے واپس آ رہے تھے، شام کا وقت تھا، کافی سفر رہتا تھا۔ راستے میں ایک گاؤں سے گزرے تو وہاں بہت سارے لوگ راستے کے کنارے کھڑے تھے جنہوں نے ہمیں روکا اور بتایا کہ آج صبح ہم نے آپ کو یہاں سے گزرتے دیکھا تھا۔ ہمیں یقین تھا کہ آپ واپس آئیں گے۔ ہم کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ ہمارے گاؤں سے ناراض ہیں کہ اردگرد کے تمام دیہات میں آپ کے ممبر ہیں، جماعت قائم ہے اور مساجد موجود ہیں لیکن آپ نے ہمارے گاؤں میں یہ پیغام نہیں پہنچایا۔ چنانچہ کہتے ہیں ہم اسی وقت وہاں پہنچے۔ تبلیغی پروگرام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بیعتیں حاصل ہوئیں۔ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں خود ڈال رہا ہے کہ حق کی تلاش کرو۔

سینٹرل افریقہ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں ایک غیر احمدی امام جو گاؤں ''ناگالا'' سے تعلق رکھتے ہیں، تبلیغ کے سلسلہ میں ہمارے احمدی گاؤں میں آئے۔ مسجد کو دیکھا اور پوچھا یہ کس نے بنائی ہے؟ جواب دیا گیا کہ احمدیوں نے بنائی ہے۔ کہنے لگے ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ دوسرے روز یہ مولوی صاحب سینٹرل مشن ہاؤس ''بانگی'' میں آئے۔ مبلغ صاحب سے جماعت کے بارے میں سوال و جواب کرتے رہے۔ آخر پر اس نے مبلغ سے پوچھا کہ آپ کی جماعت میں کس طرح سے داخل ہوا جاتا ہے؟ اس پر مبلغ صاحب نے بتایا کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے۔ اگر آپ جماعتی عقائد سے متفق ہیں تو آپ کے دل نے احمدیت قبول کر لی لیکن ہمارے پاس بیعت فارم بھی موجود ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط بیان فرمائی ہیں۔ اس کو آپ پڑھ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کیلئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں
کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 292، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے
جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 606)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

لیں۔ جب ان کو بیعت فارم دیا گیا تو پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں ابھی وہ پڑھ رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ میں بھی اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہوں اور دوسرے مولویوں سے بھی جماعت کے متعلق بہت کچھ سنا ہے اور بہت غلط سنا ہے۔ اس بیعت فارم کی دس شرائط کو پڑھ کر مجھے پچھلی زندگی سے گھن آرہی ہے کہ میں جماعت کو کیا سمجھتا رہا اور آپ کی تعلیم کیا ہے۔ اس لیے میں اپنے جذبات کو قابو نہیں رکھ سکا۔ اس بیعت فارم کو پڑھ کر میں نے جان لیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سچی اور کھری جماعت ہے اور ان کی مساجد کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہے۔ وہی نماز ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ وہی قرآن ہے جو ہم پڑھتے ہیں اور میں آج تہ دل سے جماعت احمدیہ کو قبول کرتا ہوں۔ بہرحال اسے مزید کتابیں دی گئیں اور کہتے ہیں انہیں پڑھ کر میں اب دوسرے مولویوں کا منہ بند کراؤں گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں کس طرح اضافہ فرماتا ہے، ماننے والوں کی تعداد کس طرح بڑھاتا ہے۔

گیانا کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں۔ لنڈن جماعت میں باقاعدگی کے ساتھ بک سٹالز لگانے اور لوگوں کو فلائر تقسیم کرنے کا پروگرام ہوتا ہے۔ ایک دن کسی شخص کی کال آئی کہ میں نے آپ لوگوں کا فلائر دیکھا ہے تو مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرے گھر کے قریب ہی نماز سینٹر بھی ہے۔ بہرحال جمعہ پر آیا۔ اس نے کہا کہ میں دو سال سے مسلمان ہوں مگر نہ مجھے قرآن پڑھنا آتا ہے نہ نماز سیکھنے کا موقع ملا ہے تو مجھے سبق سکھا دیں۔ اس نے کہا آجاؤ اور بڑی احتیاط کرتے رہے کیونکہ وہاں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو غلط قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو صرف مانگنے کیلئے آتے ہیں بہرحال کہتے ہیں میں نے کہا آجاؤ اگر یہ واقعی دین سیکھنا چاہتا ہے تو پتہ لگ جائے گا۔ وہ باقاعدگی سے آتا رہا اور قرآن کریم سیکھتا رہا اور بڑا لمبا عرصہ سیکھنے کے باوجود بھی جب اس نے کوئی مطالبہ نہیں کیا تو کہتے ہیں مجھے پتا لگ گیا کہ یہ دین کے معاملے میں بڑا سنجیدہ ہے۔ پھر اس کو جماعت کا تعارف کروایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی۔ اس نے بیعت کرلی۔ اس کا اسلامی نام بھی رکھا گیا۔ پھر اس نے کچھ عرصہ کے بعد معلم بننے کا اظہار کیا کہ میں جماعت کا معلم بننا چاہتا ہوں۔ بہرحال وہاں کی جماعت نے مجھ سے پوچھا۔ میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے۔ اگر واقعی سنجیدہ ہے تو اسے معلم بنا لیں۔ تربیت دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس کی تربیت ہو چکی ہے۔ نماز بھی پوری پڑھتا ہے، جمعہ پڑھاتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم سے تفسیر پڑھ کے درس بھی دیتا ہے۔ خطبات بھی دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی بیعت کے کچھ عرصہ بعد نماز سینٹر میں ایک نمائش رکھی گئی۔ اس میں موصوف کے والدین بھی آئے۔ اس کا باپ اسلام کا بڑا مخالف تھا مگر ماں نے اظہار کیا کہ کسی زمانے میں اسلام میں اس کی دلچسپی تھی اور خاص طور پر اس کو عورتوں کا حجاب پہننا اچھا لگ رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی ماں کو دلچسپی پیدا ہوئی۔ بہرحال اس لڑکے کو، معلم کو کہا گیا کہ اپنے والدین کو تم تبلیغ کرو تا کہ ان کو بھی احمدیت میں شامل کیا جائے، اسلام کی تعلیم دی جائے۔ کہنے لگا کہ وہ لوگ اپنے مذہب کے معاملے میں بڑے سخت ہیں اور میری ماں چرچ جانے والی خاتون ہے اور اس نے بپتسمہ بھی لیا ہوا ہے تو بہرحال کہتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ لڑکے کو بھی کہا کہ تم اپنی ماں کیلئے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کا دل اسلام کی طرف مائل کردے۔ کہتے ہیں ایک دن اس کی ماں خود اپنے بیٹے سے سوال پوچھنے لگی اور نماز جمعہ پر بھی آنا شروع کردیا۔ پھر ایک دن اچانک خود ہی اس نے کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ پھر جماعت میں شامل بھی ہوگئی اور اللہ کے فضل سے باقاعدگی سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہر جمعہ پہ آتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے ہیں اور یہ بھی انہوں نے اقرار کیا کہ جماعت میں شامل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی صحت میں بھی اور مال میں بھی بہت برکت پڑی ہے جو انہیں عیسائیت میں نہیں تھی اور اب اس کی والدہ ایم ٹی اے بھی باقاعدگی سے دیکھتی ہیں۔

بہرحال یہ چند واقعات میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پورے ہونے کے بارے میں بیان کیے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ مخالفین اپنی انتہائی کوششیں کررہے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں جماعت کی ترقی کے نئے راستے کھول رہا ہے۔ پس اس بات سے جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے وہاں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہیے، اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہیے، اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا چاہیے، اپنی نسلوں میں بھی یہ بات راسخ کرنی چاہیے کہ ابتلا تو آتے ہیں لیکن آخری فتح اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی ہی ہے۔ اس لیے کبھی اپنے ایمانوں کو متزلزل نہ ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی اور پرانے آنے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے۔

اب میں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا جن کا بعد میں نماز جنازہ غائب بھی ادا ہوگا۔ پہلا ذکر پروین اختر صاحبہ کا ہے جو غلام قادر صاحب مرحوم سیالکوٹ کی اہلیہ تھیں۔ نوے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے عارف محمود صاحب بینن کے مبلغ سلسلہ ہیں جو اپنی والدہ کے جنازے میں میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہوسکے۔

مبلغ سلسلہ عارف محمود بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری امام دین صاحب چوہان کی پوتی تھیں اور معلم سلسلہ غلام احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ کہتے ہیں والدہ بتایا کرتی تھیں کہ ان کے بچپن کا زیادہ تر وقت قادیان میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کی خدمت میں گزرا ہے اور یوں آپ کی تربیت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی تھی۔ دینی تعلیم اور قرآن پڑھنا انہی سے سیکھا اور اکثر وقت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ان کی خدمت کرتے ہوئے گزارا۔ کہتے ہیں اپنے واقعات بھی سونے سے پہلے سنایا کرتی تھیں۔ بعض دفعہ کہتی تھیں حضرت مصلح موعودؓ حضرت اماں جانؓ کو ملنے رات کو گھر تشریف لاتے اور مجھے خدمت کرتا دیکھ کے کہا کرتے تھے کہ اپنے نیک ساتھی کیلئے بھی دعا کیا کرو۔ کہتے ہیں جب ان کی، میری والدہ کی شادی ہوئی ہے تو کچھ دیر بعد 1953ء میں حالات خراب ہوگئے۔ گاؤں کے بعض لوگوں نے کمزوری دکھائی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین پر قائم رہیں اور اپنے خاوند کو بھی مضبوط رکھا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک مولوی صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا اور نماز اور سورتیں بھی یاد کرنی شروع کیں۔ اسی طرح اپنے ڈیرے پر ایک چھوٹی سی مسجد بنا کر وہیں انہوں نے جماعتی طور پر اپنا ایک مرکز بھی بنالیا۔

ان کے بڑے بیٹے خالد محمود جو فوج میں تھے وہ کہتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتی تھیں۔ ہمیں بھی یہی کہا کرتی تھیں کہ دین پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ گے تو دنیا کے معاملات خود ہی درست ہو جائیں گے۔ کہتے ہیں بچپن سے ہی ہمیں نمازوں کی عادت ڈالی اور فجر کی نماز پہ بھی مسجد کچھ فاصلے پر تھی تو وہ خود مسجد چھوڑنے جایا کرتی تھیں۔ محلے کی بہت ساری عورتیں جو احمدی نہیں تھیں انہیں بھی قرآن کریم کی تعلیم انہوں نے دی۔ اب تو قرآن کریم وہاں پڑھا نہیں سکتے لیکن پہلے اتنی شرافت تھی کہ غیر احمدی بہت سارے لوگ ہیں جو احمدیوں سے قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔

پھر ان کے بیٹے لکھتے ہیں یا بیٹی نے شاید لکھا ہے کہ عام طور پر دیہاتوں میں بچیوں کی تعلیم کا رواج نہیں ہے۔ جب بیٹی بڑی ہوئی تو ان کی والدہ سکول میں داخل کرانے لگیں تو دادا نے اعتراض کیا۔ انہوں نے بڑے ادب سے مسلسل کوشش کر کے ان کو قائل کیا کہ تعلیم دلوانی چاہیے اور ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ لڑکیوں کو اتنی تعلیم ضرور دلوانی چاہیے کہ کم از کم جماعتی لٹریچر پڑھ سکیں اور اولاد کی تربیت کرسکیں۔

رشید احمد صاحب مانگا کے نمبردار ہیں، وہ کہتے ہیں ہمارا ڈیرہ ان کے ڈیرے کے قریب تھا۔ ہم لوگ بھی ان کو دیکھ کر احمدی تو ہوگئے لیکن نماز کی طرف رجحان نہیں تھا۔ جب آپ ڈیرے پر آتیں تو ہم سب کو نماز کی تلقین کرتیں۔ ہم مسجد دُور ہونے کا بہانہ کردیتے اور آپ خاموش ہو جاتیں۔ پھر کہتے ہیں ہم نے دیکھا کہ آپ کھیت سے مٹی سر پر اٹھا کر ڈیرے پر لاتیں۔ یہ مٹی لانے کا سلسلہ کوئی ایک ہفتہ تک چلتا رہا پھر اس مٹی سے ڈیرے کے مغرب کی طرف ایک تھڑا بنایا اور اس کی دو ہاتھ برابر چار دیواری بنائی۔ پھر اس جگہ کی لپائی کر کے صاف ستھرا بنایا۔ پھر گھر سے دری لا کر وہاں بچھا دی اور پھر ان لوگوں کو کہا کہ لو تم کہتے تھے مسجد نہیں ہے اس لیے دور جاتے ہیں تو اب یہاں اپنے ڈیرے میں مسجد میں نے بنا دی ہے۔ یہاں آ کے باجماعت نماز پڑھا کرو۔ اب نماز میں سستی نہ کرنا۔ تو کہتے ہیں کہ سچی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں نمازی بنایا ہے۔ یہ تھے ان بزرگوں کے اعلیٰ نمونے کہ قائل کرنا ہے اور کوئی بہانا بنایا ہے تو عملی طور پر خود ایسا نمونہ دکھایا کہ جس سے دوسرا مجبور ہو جائے۔

پھر ان کی بیٹی لکھتی ہیں کہ صبر و رضا کا پیکر تھیں۔ ہمیں بھی تلقین کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ نصیحت اپنے پلے باندھ لو کہ کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑو اور جتنا بھی سسرال میں مل جائے اسی پر قناعت کرو اور خدا کی رضا پر ہمیشہ راضی رہو اور نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرو اور اپنی اولادوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کہتی تھیں اس سے اللہ تعالیٰ رزق میں بھی برکت دیتا ہے۔

ان کے بیٹے جو مربی ہیں، کہتے ہیں جب جامعہ میں داخل ہوا تو مجھے کہنے لگیں کہ بیٹا! اگر پڑھائی میں اعلیٰ پوزیشن نہ بھی آئے تو کوئی بات نہیں لیکن امامِ وقت کی اطاعت میں ہمیشہ اعلیٰ پوزیشن پر رہنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور ان کی دعائیں ان کی اولاد کیلئے پوری فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے ممتاز وسیم صاحبہ جو چودھری وسیم احمد ناصر صاحب مرحوم گھٹیالیاں کی اہلیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں ان کی بھی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے بیٹے بھی آج کل زیمبیا میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ مرحومہ کا تعلق معروف صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی خوبصورتی
اسی میں ہے کہ اس میں آپس میں بھی نیکی اور
تقویٰ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر اظہار پایا جائے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/فروری 2012ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

آپس کے تعلقات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے
اس طرح بنایا جائے کہ ہر دیکھنے والا کہے کہ یہ آپس کی محبت اور
بھائی چارہ اس جماعت کا ایک خاص وصف اور خاصہ ہے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/فروری 2012ء)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی-ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

لاہور کے خاندان سے تھا۔آپ حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی نواسی اور حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف مرہم عیسیٰ کی پڑپوتی تھیں۔مرحومہ نہایت خوش مزاج، نرم خو، ہردلعزیز، محبت وشفقت کا پیکر تھیں۔ ہر فرد آپ کے اوصاف کا معترف تھا۔خلافت اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتیں۔ ہمیشہ دعا کیلئے مجھے خط لکھا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی تلقین کرتیں کہ خط لکھا کرو۔ باقاعدگی سے نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کیا کرتیں۔آخر عمر تک چندہ جات کی ادائیگی بھی پابندی سے کرتی رہیں۔ اللہ کے فضل سے بی اے فاضل تھیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب ملازمت سے ریٹائرمنٹ پر کراچی سے گاؤں شفٹ ہوئے تو بچوں اور بچیوں کو وہاں قاعدہ اور قرآن کریم پڑھایا اور اس کے علاوہ دنیاوی تعلیم بھی دیتی رہیں۔لمبا عرصہ بیمار رہی ہیں لیکن بڑے صبر سے اپنی بیماری کو برداشت کیا۔کوئی گلہ شکوہ نہیں تھا۔مربی صاحب نے لکھا ہے کہ بڑے ہونے کے باوجود غلطی پر اگر کوئی غلطی ہوتی تو ہمیشہ معافی مانگ لیا کرتی تھیں۔دو بیٹے ان کے وقف ہیں اور بڑی خوشی سے انہوں نے بیٹوں کو وقف کیا اور اس بات پر بڑی خوش تھیں کہ بیٹے وقف ہیں۔ان کے والد کی دوشادیاں تھیں۔پہلی والدہ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ ہمارے ان بھائیوں کو بھی اپنے سگے بچوں کی طرح پالا اور کبھی والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ یہ زیمبیا جب گئے ہیں تو بہت ساری دعائیں دے کر رخصت کیا اور کہتے ہیں کچھ عرصہ پہلے میں ان کو ملنے گیا تھا تو واپسی پر یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ ہو۔اب شاید دوبارہ ملاقات نہ ہو سکے۔ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔دو اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔نصیر ناصر صاحب معلم وقف جدید ہیں۔ دوسرے مبلغ سلسلہ زیمبیا میں ہیں اور یہ بوجہ بیرون ملک ہونے کے، میدان عمل میں ہونے کے شامل نہیں ہو سکے تھے۔اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کی دعائیں ان کی اولاد کیلئے پوری فرمائے۔

تیسرا ذکر ہے بریگیڈیئر منور احمد رانا صاحب۔ یہ جماعت راولپنڈی ضلع کے جنرل سیکرٹری تھے۔ان کی بھی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی تھی۔ 1971ء میں پاکستان آرمی میں انہوں نے کمیشن لیا۔دوران سروس جماعت سے آپ کا گہرا تعلق رہا۔سروس کے دوران مختلف سٹیشنوں پر اپنا گھر نماز سینٹر کے طور پر پیش کرتے رہے۔ جماعت سے والہانہ محبت کرنے والے ایک دلیر احمدی افسر تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد ہمہ وقت جماعتی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔امارت کینٹ اور ضلع راولپنڈی میں ان کو مختلف خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ بڑی محنت اور لگن سے جماعتی خدمات سرانجام دیا کرتے تھے اور انتہائی مروت اور انکساری اور عاجزی سے اپنے ساتھیوں سے سلوک کرتے اور اپنے عہدے داروں کی اطاعت کرتے۔خلافت سے نہایت وفا اور اطاعت کا تعلق تھا۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے والے تھے۔غریبوں کے ہمدرد تھے۔ مشکلات میں مبتلا افراد کیلئے ہمہ وقت مدد کیلئے تیار رہتے تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ان کی ضعیف والدہ ہیں سلیمہ خورشید صاحبہ اور دو بیویاں اور پانچ بچے شامل ہیں۔بچوں میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

آخری ذکر گروپ کیپٹن ریٹائرڈ عبدالشکور ملک صاحب کا ہے جو آج کل ڈیلس امریکہ میں تھے۔ وہاں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کے نانا غلام نبی شیخ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ان کے ذریعہ آپ کے آبائی گاؤں نوشہرہ میں بھی احمدیت کی تبلیغ عمل میں آئی۔ تبلیغ ہوئی اور جماعت کا نفوذ ہوا۔مرحوم کو پاکستان ایئر فورس میں بطور انجینئر اور بعد میں بطور گروپ کیپٹن کام کرنے کی توفیق ملی۔ پندرہ سال تک راولپنڈی میں بطور نائب امیر خدمت سرانجام دیتے رہے۔اس عرصہ میں آپ نے متعدد اسیران کے مقدمات کی پیروی بھی کی۔خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ایئر فورس میں ملازمت کے دوران جماعتی مخالفت کے باوجود آپ نے بڑی دلیری سے جماعت احمدیہ کی شناخت کو قائم رکھا۔ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی جماعت کیلئے وقف کر دی۔اطاعت نظام اور خلافت کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے والے تھے۔دن ہو یا رات جب بھی ان کو امیر جماعت نے بلایا ہو یا جماعت نے بلایا فوراً حاضر ہو جاتے تھے۔کبھی کوئی عذر نہیں کیا۔صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کرنے والے تھے۔نیک اثر ڈالنے والے انسان تھے۔

ان کی بیٹی شازیہ سہیل صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے ابا زیادہ تر وقت جماعت کے کاموں میں گزارتے تھے۔ کہیں بھی ہوتے ان کا پسندیدہ وقت نماز پڑھنا یا جماعت کے کام کرنا تھا۔ ہمیشہ اللہ کے فضل اور دعاؤں کی قبولیت کے قصے سناتے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو ساتھ بٹھاتے اور یہ واقعات بیان کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں سے کیا خاص تعلق ہے۔اللہ کیسے احمدیوں کے معاملات کو سنبھالتا ہے۔آپ نے ہمیں خلیفۃ المسیح کو تمام اہم چیزوں کیلئے خطوط لکھنے کی ترغیب دی۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہر بات لکھا کرو۔کہتی ہیں کہ ابا جی کی ایک پہچان اللہ پر مکمل توکل اور رضائے الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا تھا۔بچپن سے ہی ہمیں سکھایا کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی پیسہ آئے تو اس میں سے چندہ ضرور نکال دو۔اس سے ہماری آمدنی میں بھی برکت ہوگی اور پاکیزگی میں بھی اضافہ ہو گا۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ان کے بیٹے ڈاکٹر عامر صاحب امریکہ میں ہی ڈاکٹر ہیں۔ جماعت کے وہ بھی کام کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کی دعائیں ان کی اولاد کیلئے پوری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

دارالصناعت قادیان

Ahmadiyya Vocational Training Centre Qadian

(اظہر احمد خادم، پرنسپل دارالصناعت)

آج کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ بیروزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے اور کسی بھی ملک میں تمام تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے ملازمتیں دینا مشکل ہوتا جا رہا ہے ایسے دور میں ہنرمندی بے حد سودمند ہے کیونکہ ہنرمند نوجوان اپنے وسائل سے کچھ نہ کچھ کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔

ٹیکنیکل تعلیم کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 29 نومبر 2008 کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ بھارت کے دوران جب صوبہ بھارت کے عہدیداران کو ہدایات سے نوازا تو اس موقع پر سیکرٹری وقف نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ہوتا اُن کے بارہ میں کیا کاروائی کی جا سکتی ہے حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ’’ان کو ان کے رجحان کے مطابق Plumbing،Electrician،Mechanic وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں Training دینی چاہئے اس طرح ان سے جماعت کیلئے کام لیا جا سکتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 9/جنوری 2009)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کیلئے ’’دارالصناعت‘‘ کی بنیاد رکھی تھی جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔اب اللہ کے فضل واحسان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری وراہ نمائی میں از سرنو اس ادارہ ’’دارالصناعت‘‘ کو جاری کرنے کی توفیق ملی۔دارالصناعت قادیان کا آغاز 23/مارچ 2010ء میں ہوا۔دارالصناعت کی بلڈنگ قادیان میں کوٹھی دارالسلام کے احاطہ میں واقع ہے۔ اسکی بلڈنگ کا بنیادی کام 2010 میں مکمل کر لیا گیا تھا۔ جس میں 3 عدد تھیوری رومس مع ٹولس، ایک ورکشاپ برائے Practical موجود ہے۔اسی طرح قادیان سے باہر کے طلباء کیلئے ہوسٹل و Mess کا انتظام بھی موجود ہے اور ہوسٹل وطعام کی کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے۔دارالصناعت قادیان میں اس وقت مندرجہ ذیل Technical courses کی ایک سال کی Training دی جاتی ہے اور حکومت کے ادارہ NSIC کے Certificates کورس مکمل ہونے پر بعد Exam دیئے جاتے ہیں۔ نیز امسال ادارہ ISO کی Certification بھی مل چکی ہے۔

Electrician	Plumbing
Auto mechanic	Welding
Motor vehicle & Diesel mechanic	
AC & Refrigerator	
Computer Applications	

مذکورہ Training کے علاوہ احمدی طلباء کی دینی و دنیوی علم کیلئے دینیات اور English Speaking & Personality Development کی کلاسز بھی لی جاتی ہیں۔

دارالصناعت کا نیا Session ماہ جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ہندوستان کے احمدی نوجوانوں سے دارالصناعت سے فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے۔داخلہ فارم بذریعہ میل منگوائے جا سکتے ہیں۔ادارہ دارالصناعت کی کوشش ہیکہ ایسے احمدی نوجوان جو اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے انہیں مختلف Technical courses میں Training دے کر اس قابل بنایا جائے کہ کوئی احمدی نوجوان بےکار نہ رہے اور ادارہ سے Training حاصل کرنے کے بعد زینہ بہ زینہ کامیابیاں حاصل کرتا رہے اور روزگار کے اچھے و بہتر ذرائع پیدا کر کے خود بھی خوشحال زندگی بسر کرے اور مالی قربانی کے میدان میں بھی مثالی نمونہ پیش کرے۔

دارالصناعت میں داخلہ کیلئے ضروری امور کی تفصیل

☆ دارالصناعت کے New session کی کلاسز ماہ جولائی میں شروع ہوں گی ☆ ماہ جنوری سے داخلہ کی کاروائی شروع ہوگئی ہے ☆ امیدوار 8th پاس ہو یا کم از کم لکھنا پڑھنا جانتا ہو ☆ داخلہ فارم بذریعہ میل حاصل کیا جا سکتا ہے دارالصناعت کی اِی میل آئی ڈی darulsanaat.qadian@gmail.com ہے ☆ داخلہ فارم کے ساتھ 3 عدد فوٹو، Qualification certificate، ادھار کارڈ، جماعتی Id card کی نقول Medical Fitness اور Self Attest Certificate ضرور منسلک کریں ☆ داخلہ فارم میں امیر جماعت/صدر جماعت کی تصدیق مع مہر ضروری ہے ☆ قادیان سے باہر کے طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے ☆ ہوسٹل اور طعام کی کوئی فیس نہیں ہے۔

کورسز کی تفصیل مع بورڈ فیس مندرجہ ذیل ہے

Course	Fees(NSIC)
welding	6000
electrician	6000
plumbing	6000
ac & fridge	9000
diesel mechanic	10000
petrol mechanic	7000
computer application	9000

مزید معلومات کیلئے

مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

9872725895, 8077546198

(پرنسپل دارالصناعت قادیان)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعودعلیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ بدر (بقیہ)

بدر کے نتائج پر بحث کرتے ہوئے سرولیم میور لکھتے ہیں:

’’بدر کے حالات میں ایسی باتوں کا بہت کچھ عنصر نظر آتا ہے، جس کی وجہ سے محمد صاحب اس فتح کو جائز طور پر خدائی تقدیر کا کرشمہ شمار کر سکتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ یہ فتح بہت نمایاں اور فیصلہ کن تھی بلکہ اس جنگ میں غیر معمولی طور پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اکثر باثر دشمن خاک میں مل گئے تھے۔ ان رؤساء مکہ کے علاوہ جو جنگ میں قتل کئے گئے یا قید کر لئے گئے تھے ابولہب جو جنگ میں شامل نہیں ہوا تھا وہ بھی قریش کی بھگوڑی فوج کے مکہ پہنچنے کے چند دن بعد ہی مکہ میں مر گیا۔ گویا کہ وہ خدائی حکم جس کی مار رؤساء مکہ پر پڑی ایک اٹل تقدیر تھی۔‘‘

دوسری طرف جنگِ بدر کے نتیجے میں مسلمانوں کی پوزیشن نمایاں طور پر مضبوط ہوگئی تھی کیونکہ اول تو اس عظیم الشان اور غیر متوقع فتح کی وجہ سے قبائلِ عرب پر مسلمانوں کا ایک قسم کا رعب بیٹھ گیا تھا۔ دوسرے خود مسلمانوں کی ہمتیں بھی لازماً بلند ہوگئی تھیں اور ایک جائز رنگ خود اعتمادی کا پیدا ہو گیا تھا۔ اس فتح کا یہ نتیجہ بھی ہوا کہ منافقین مدینہ مرعوب ہو کر دب گئے اور چونکہ یہ فتح بالکل غیر متوقع حالات میں حاصل ہوئی تھی اور فریقین کیلئے اپنے نتائج اور اثرات کے لحاظ سے ایک عظیم الشان قومی یادگار تھی اس لئے مسلمانوں میں جنگِ بدر ایک خاص نظر سے دیکھی جانے لگی۔ چنانچہ جن صحابہ نے اس جنگ میں حصہ لیا تھا وہ دوسروں سے ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ حتّٰی کہ ایک دفعہ ایک بدری صحابی سے کوئی سخت غلطی سرزد ہوگئی اور حضرت عمرؓ نے اسے ایک قومی غدار سمجھ کر (حالانکہ دراصل وہ ایک مخلص صحابی تھا مگر اس سے یہ غلطی ہوگئی تھی) اسے سزا دینی چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ’’عمر! تم جانتے نہیں ہو کہ یہ شخص بدری ہے اور بدریوں کی اس قسم کی غلطیاں اللہ کے نزدیک معاف ہیں۔‘‘ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی جب صحابہ کے وظیفے مقرر ہوئے تو بدری صحابیوں کا وظیفہ ممتاز طور پر خاص مقرر کیا گیا۔ خود بدری صحابہؓ بھی جنگِ بدر کی شرکت پر خاص فخر کرتے تھے۔ چنانچہ میور صاحب لکھتے ہیں:

’’بدری صحابی اسلامی سوسائٹی کے اعلیٰ ترین رکن سمجھے جاتے تھے۔ سعد بن ابی وقاص جب اسّی سال کی عمر میں فوت ہونے لگے تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ چوغہ لا کر دو جو میں نے بدر کے دن پہنا تھا اور جسے میں نے آج کے دن کیلئے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ وہی سعد تھے جو بدر کے زمانہ میں بالکل نوجوان تھے اور جن کے ہاتھ پر بعد میں ایران فتح ہوا اور جو کوفہ کے بانی اور عراق کے گورنر بنے مگر ان کی نظر میں یہ تمام عزتیں اور فخر جنگِ بدر میں شرکت کے عزت وفخر کے مقابلے میں بالکل ہیچ تھیں اور جنگِ بدر والے دن کے لباس کو وہ اپنے واسطے سب خلعتوں سے بڑھ کر خلعت سمجھتے تھے اور ان کی آخری خواہش یہی تھی کہ اسی لباس میں لپیٹ کر ان کو قبر میں اتارا جاوے۔‘‘

خدا نے بھی قرآن شریف میں جنگِ بدر کے تذکرہ کو خاص اہمیت دی ہے اور سورۃ انفال گویا ساری کی ساری اسی کے بیان میں ہے اور بدر کے متعلق جو پیشگوئی مکہ میں ہوئی تھی وہ بھی نمایاں طور پر قرآن شریف میں بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ سورۃ قمر میں اس کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِیۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ○ سَیُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ○ بَلِ السَّاعَةُ مَوۡعِدُهُمۡ وَالسَّاعَةُ اَدۡهٰی وَاَمَرُّ ○ اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○ یَوۡمَ یُسۡحَبُوۡنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ ؕ ذُوۡقُوۡا مَسَّ سَقَرَ ○ یعنی ’’کیا یہ کفار کہتے ہیں کہ ہم انتقام لینے کیلئے جمع ہوئے ہیں؟ یہ لشکر ضرور پسپا ہوگا اور پیٹھ دکھائے گا بلکہ یہ گھڑی ان کے عذاب کی گھڑی ہوگی۔ اور یہ وقت ان پر سخت کڑا اور کڑوا وقت ہوگا۔ مجرم لوگ گمراہی اور جلانے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت یہ لوگ آگ یعنی جنگ میں اپنے منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ لو اب اس آگ کا عذاب چکھو۔‘‘ کیا یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری نہیں ہوئی؟ پھر صحفِ گزشتہ میں بھی بدر کا تذکرہ مخصوص طور پر موجود ہے۔ چنانچہ کتاب یسعیاہ میں ’’عرب کے متعلق الہامی کلام‘‘ کے عنوان کے نیچے یہ پیشگوئی درج ہے:

’’عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کر بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھچی ہوئی کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس۔ قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیراندازوں کی جو باقی رہیقیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔‘‘

الغرض یہ جنگ تاریخ اسلام کا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان واقعہ ہے اور اسکے اثرات کفار اور مسلمانوں ہردو کے واسطے نہایت گہرے اور دیرپا ثابت ہوئے اور جہاں کفارِ مکہ کی جڑ کٹ گئی وہاں ظاہری اسباب کے لحاظ سے مسلمانوں کی جڑ زمین میں قائم ہوگئی لیکن اگر ایک لحاظ سے جنگِ بدر کے یہ خوش کن ثمرات مسلمانوں کیلئے پیدا ہوئے تو دوسرے لحاظ سے وقتی طور پر مسلمانوں کے خطرات بھی بدر کے بعد زیادہ ہو گئے۔ کیونکہ لازماً بدر کی تباہی کی وجہ سے کفارِ مکہ کے سینے جذبہ انتقام سے بھر گئے اور چونکہ اب قریش کے قومی کاموں کا حل وعقد زیادہ تر نوجوانوں کے ہاتھ میں تھا جو طبعاً زیادہ جوشیلے اور عواقب کی طرف سے بے پروا ہوتے ہیں اس لئے بدر کے بعد مدینہ پر کفار کے حملہ کا خطرہ زیادہ مہیب صورت اختیار کر گیا۔ دوسری طرف دوسرے قبائل عرب جہاں جنگِ بدر سے مرعوب ہوئے وہاں مسلمانوں کی طرف سے ان کا فکر آگے سے بھی زیادہ بڑھ گیا اور انہوں نے یہ خیال کرنا شروع کیا کہ اگر اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو تباہ وبرباد کرنے کی کوئی صورت جلدی نہ ہوئی تو یہ قوم ملک میں اس قدر مضبوط ہو جائے گی کہ پھر اسکا مٹانا ناممکن ہوگا، اس لئے جنگِ بدر کے نتیجہ میں ان کی معاندانہ کوششیں زیادہ عملی اور خطرناک صورت اختیار کر گئیں اور یہودان مدینہ بھی چونک کر ہوشیار ہو گئے۔ ایک اور خطرناک نتیجہ بدر کا یہ نکلا کہ کفار مکہ جو اب تک صرف ظاہری زور اور گھمنڈ پر لڑ رہے تھے اب ایک کھلے میدان میں مسلمانوں سے زک اٹھا کر مخفی اور دَرپردہ سازشوں کی طرف بھی مائل ہونے لگ گئے۔ چنانچہ ذیل کا تاریخی واقعہ جو جنگِ بدر کے صرف چند دن بعد وقوع میں آیا اس خطرہ کی ایک بین مثال ہے لکھا ہے کہ بدر کے چند دن بعد عمیر بن وہب اور صفوان بن امیہ بن خلف جو ذی اثر قریش میں سے تھے صحنِ کعبہ میں بیٹھے ہوئے مقتولین بدر کا ماتم کر رہے تھے کہ اچانک صفوان نے عمیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ ’’اب تو جینے کا کوئی مزا نہیں رہا۔‘‘ عمیر نے اشارہ تاڑا اور جواب دیا کہ ’’میں تو اپنی جان خطرہ میں ڈالنے کیلئے تیار ہوں لیکن بچوں اور قرض کا خیال مجھے مانع ہو جاتا ہے۔ ورنہ معمولی بات ہے مدینہ جا کر چپکے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتمہ کر آؤں اور میرے لئے وہاں جانے کا یہ بہانہ بھی موجود ہے کہ میرا لڑکا ان کے پاس قید ہے۔‘‘ صفوان نے کہا۔ ’’تمہارے قرض اور بچوں کا میں ذمہ دار ہوتا ہوں تم ضرور جاؤ اور جس طرح بھی ہو یہ کام کر گزرو۔‘‘ غرض تجویز پختہ ہوگئی اور صفوان سے رخصت ہو کر عمیر اپنے گھر آیا اور ایک تلوار زہر میں بجھا کر مکہ سے نکل کھڑا ہوا جب وہ مدینہ پہنچا تو حضرت عمرؓ نے جو ان باتوں میں بہت ہوشیار تھے اسے دیکھ کر خوفزدہ ہوئے اور فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا کہ عمیر آیا ہے اور مجھے اس کے متعلق اطمینان نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت عمرؓ اسے لینے کیلئے گئے۔ مگر جاتے ہوئے بعض صحابہ سے کہہ گئے کہ میں عمیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملانے کیلئے لاتا ہوں، مگر مجھے اسکی حالت مشتبہ معلوم ہوتی ہے تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ اور چوکس رہو۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ عمیر کو ساتھ لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے اسے نرمی کے ساتھ اپنے پاس بٹھا کر پوچھا ’’کیوں عمیر کیسے آنا ہوا؟‘‘ عمیر نے کہا ’’میرا لڑکا آپؐ کے ہاتھ میں قید ہے اسے چھڑانے آیا ہوں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’تو پھر یہ تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟‘‘ اس نے کہا ’’آپؐ تلوار کا کیا کہتے ہیں۔ بدر میں تلواروں نے کیا کام دیا۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’نہیں ٹھیک ٹھیک بات بتاؤ کہ کیسے آئے ہو؟‘‘ اس نے کہا بات وہی ہے جو میں کہہ چکا ہوں کہ بیٹے کو چھڑانے آیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ’’اچھا تو گویا تم نے صفوان کے ساتھ مل کر صحن کعبہ میں کوئی سازش نہیں کی۔‘‘ عمیر سناٹے میں آ گیا۔ مگر سنبھل کر بولا ’’نہیں میں نے کوئی سازش نہیں کی۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’کیا تم نے میرے قتل کا منصوبہ نہیں کیا؟ مگر یاد رکھو خدا تمہیں مجھ تک پہنچنے کی توفیق نہیں دے گا۔‘‘ عمیر ایک گہرے فکر میں پڑ گیا اور پھر بولا ’’آپؐ سچ کہتے ہیں ہم نے واقعی یہ سازش کی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے خدا آپؐ کے ساتھ ہے جس نے آپؐ کو ہمارے ارادوں سے اطلاع دے دی ورنہ جس وقت میری اور صفوان کی بات ہوئی تھی اس وقت وہاں کوئی تیسرا شخص موجود نہیں تھا اور شاید خدا نے یہ تجویز میرے ایمان لانے ہی کیلئے کروائی ہے اور میں سچے دل سے آپؐ پر ایمان لاتا ہوں۔‘‘ آپؐ عمیر کے اسلام سے خوش ہوئے اور صحابہ سے فرمایا۔ ’’اب یہ تمہارا بھائی ہے اسے اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرو اور اس کے قیدی کو چھوڑ دو۔‘‘ الغرض عمیر بن وہب مسلمان ہو گئے اور بہت جلد انہوں نے ایمان واخلاص میں نمایاں ترقی کر لی اور بالآخر نورِ صداقت کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باصرار عرض کیا کہ مجھے مکہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں وہاں کے لوگوں کو جا کر تبلیغ کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور عمیر نے مکہ پہنچ کر اپنے جوش تبلیغ سے کئی لوگوں کو خفیہ خفیہ مسلمان بنا لیا۔ صفوان جو دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی خبر سننے کا منتظر تھا اور قریش سے کہا کرتا تھا کہ اب تم ایک خوشخبری سننے کیلئے تیار رہو، اس نے جب یہ نظارہ دیکھا تو بے خود سارہ گیا۔

اگر اس جگہ کسی کو یہ سوال پیدا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس طرح علم ہو گیا کہ عمیر اس نیت سے آیا ہے تو اس کا سیدھا اور سادہ جواب یہ ہے کہ جس خدا نے آپؐ کو دنیا کی اصلاح کیلئے نبی بنا کر بھیجا تھا اور جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے اسی نے آپؐ کو اطلاع دے دی۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ آپؐ کو خدا کی طرف سے نبی اور رسول بلکہ خاتم النبیّین ہونے کا دعویٰ تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آپؐ کی سیرت وسوانح کا منہاجِ نبوت کی روشنی میں مطالعہ کیا جاوے۔ پس جس طرح ضرورتِ زمانہ کے ماتحت دوسرے انبیاء ومرسلین کو اللہ غیب کی باتوں پر آگاہ کرتا رہا ہے اور ان کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً خوارق ومعجزات ظاہر ہوتے رہے ہیں اسی طرح ضروری تھا کہ آپؐ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت کی مخفی طاقتوں کا اظہار کرے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر ہم دنیا کی دوسری باتوں کو معتبر لوگوں کی شہادت کی وجہ سے مانتے ہیں تو آیات ومعجزات کو معتبر شہادت کے ہوتے ہوئے نہ مانیں۔ البتہ جس طرح دوسری باتوں میں تحقیق کے بعد ایک بات کو مانا جاتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ آیات ومعجزات کے متعلق پوری پوری تحقیق سے کام لیا جاوے اور صرف اسی بات کو مانا جاوے جو معتبر شہادت سے پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہو تا کہ غلط اور موضوع قصے صحیح تاریخ کا حصہ نہ قرار پا جائیں، مگر یہ ایک نازک اور اہم مسئلہ ہے جس کے متعلق مفصل بحث انشاء اللہ کسی اور موقع پر آئے گی۔

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 372 تا 376، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1043) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ امرتسر میں جب آتھم کے ساتھ مباحثہ قرار پایا تو بیس بیس یا پچیس پچیس آدمی فریقین کے شامل ہوتے تھے۔ ہماری طرف سے علاوہ غیر احمدیوں کے مولوی عبدالکریم صاحب، سید محمد احسن صاحب بھی شامل ہوتے تھے۔ اور ایک شخص اللہ دیا لدھیانوی جلد ساز تھا جس کو توریت وانجیل خوب یاد تھی اور کرنیل الطاف علی خاں صاحب رئیس کپورتھلہ عیسائیوں کی طرف بیٹھا کرتے تھے۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک طرف عبداللہ آتھم بیٹھتے تھے۔ دونوں فریق کے درمیان خلیفہ نور الدین صاحب جمونی اور خاکسار مباحثہ لکھنے والے بیٹھا کرتے تھے اور دو کس عیسائیوں میں سے اسی طرح لکھنے کیلئے بیٹھا کرتے تھے۔ بحث تقریری ہوتی تھی اور ہم لکھتے جاتے تھے اور عیسائیوں کے آدمی بھی لکھتے تھے۔ اور بعد میں تحریروں کا مقابلہ کر لیتے تھے۔ حضرت صاحب اختصار کے طور پر غ سے مراد غلام احمد اور ع سے مراد عبداللہ لکھاتے تھے۔ آتھم بہت ادب سے پیش آتا تھا۔ جب عیسائیوں کے لکھنے والے زیادہ نہ لکھ سکتے، آتھم خاکسار کو مخاطب کر کے کہا کرتا کہ عیسائی ہمارے لکھنے والے ٹٹو ہیں۔ ان کی کمریں لگی ہوئی ہیں۔ انہیں بھی ساتھ لینا کیونکہ میں اور خلیفہ نور الدین صاحب بہت زُود نویس تھے۔ آتھم کی طبیعت میں تمسخر تھا۔

ایک دن آتھم مقابلہ پر نہ آیا۔ اس کی جگہ مارٹن کلارک بیٹھا۔ یہ بہت بے ادب اور گستاخ آدمی تھا۔ اُس نے ایک دن چند لولے لنگڑے اندھے اکٹھے کر لئے اور لا کر بٹھا دیئے اور کہا کہ آپ کو مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان پر ہاتھ پھیر کر اچھا کر دیں اور اگر ایسا ہو گیا تو ہم اپنی کچھ اصلاح کر لیں گے۔ اس وقت جماعت میں ایک سناٹا پیدا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمارے ایمان کی علامت جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے یعنی استجابت دعا اور تین اور علامتیں حضور نے بیان فرمائیں، یعنی فصاحت و بلاغت اور فہم قرآن اور امور غیبیہ کی پیشگوئیاں۔ اس میں ہماری تم آزمائش کر سکتے ہو اور اس جلسہ میں کر سکتے ہو۔ لیکن مسیح نے تمہارے ایمان کی علامت یہ قرار دی ہے کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو لنگڑوں لُولوں کو چنگا کر دو گے اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکو گے۔ لیکن میں تم سے اتنے بڑے نشان تو نہیں مانگتا۔ میں ایک جوتی الٹی ڈالتا ہوں اگر وہ تمہارے اشارے سے سیدھی ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔ اس وقت جس قدر مسلمان تھے خوش ہو گئے اور فریق ثانی مارٹن کلارک کے ہوش گم ہو گئے۔

(1044) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ آتھم کے مناظرہ میں آخری دن جب آتھم کو پیشگوئی سنائی گئی تو اس کا رنگ بالکل زرد ہو گیا اور دانتوں میں زبان دے کر گردن ہلا کر کہنے لگا کہ میں نے حضرت محمد صاحب کو دجّال نہیں کہا حالانکہ اپنی کتاب ’’اندرونہ بائیبل‘‘ میں اس نے یہ لفظ لکھا تھا۔ پھر آتھم اٹھا اور گر پڑا۔ حالانکہ وہ بہت قوی آدمی تھا۔ پھر دو عیسائیوں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اٹھایا۔ ایک شخص جگن ناتھ عیسائی تھا۔ وہ مجھ سے اکثر باتیں کیا کرتا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ یہ کیا ہو گیا؟ وہ کہنے لگا کہ آتھم بے ایمان ہو گیا ہے اور ڈر گیا ہے۔ پھر جب ہم اپنی جگہ واپس آئے۔ غالباً کریم بخش ایک رئیس کی کوٹھی پر ہم ٹھہرے ہوئے تھے تو کرنیل الطاف علی خاں ہمارے ساتھ ہو لئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنیل صاحب کوٹ پتلون پہنے اور ڈاڑھی مونچھ منڈائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ اندر چلے جائیں۔ باہر سے ہم کسی کو آنے نہ دیں گے۔ چنانچہ کرنیل صاحب اندر چلے گئے اور آدھ گھنٹہ کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے۔ کرنیل صاحب جب باہر آئے تو چشم پُر آب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا باتیں کیں جو ایسی حالت ہے۔ وہ کہنے لگے کہ جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ بوریہ پر صرف آپ کا گھٹنا ہی تھا اور باقی حصہ زمین پر تھا۔ میں نے کہا حضور زمین پر بیٹھے ہیں! اور حضور نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (کرنیل صاحب) بوریے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا اس لئے حضور نے اپنا صافہ بوریے پر بچھا دیا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں Baptize ہو چکا ہوں (یعنی عیسائیت قبول کر چکا ہوں) مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضور کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ حضور فرمانے لگے کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں۔ میں نے صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریہ پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا۔ کہ میں شراب بہت پیتا ہوں اور دیگر گناہ بھی کرتا ہوں، خدا، رسول کا نام نہیں جانتا۔ لیکن میں آپ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ مگر جو عیوب مجھے لگ گئے ہیں ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ استغفار پڑھا کرو۔ اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جب تک میں حضور کے پاس بیٹھا رہا۔ میری حالت دگرگوں ہوتی رہی اور میں روتا رہا اور اسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں استغفار اور نماز ضرور پڑھا کروں گا، آپ کی اجازت لے کر آ گیا۔ وہ اثر میرے دل پر اب تک ہے۔

چونکہ کرنیل صاحب بہت آزاد طبع آدمی تھے۔ اس واقعہ سے دو تین سال بعد ایک دفعہ مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ استغفار اور نماز میں نے اب تک نہیں چھوڑی۔ یہ ضرور ہے کہ باہر اگر میں سیر کو چلا گیا اور نماز کا وقت آ گیا تو میں چلتے چلتے نماز پڑھ لیتا ہوں۔ ورنہ مقام پر نماز اور قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ ہاں دو وقت کی نمازیں ملا لیتا ہوں اور کرنیل صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں نے ایک دفعہ پچاس روپے حضور کو بھیجے اور مجھے اس کی خوشی ہوئی کہ حضور نے قبول فرما لئے۔

(1045) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کی میعاد کے جب دو تین دن رہ گئے تو محمد خان صاحب مرحوم اور منشی اروڑا صاحب مرحوم اور میں قادیان چلے گئے اور بہت سے دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ سب کو حکم تھا کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے دعائیں مانگیں۔ مرزا ایوب بیگ مرحوم برادر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اس قدر گریہ وزاری سے دعا مانگتا تھا کہ بعض دفعہ گر پڑتا تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ محمد خان اور منشی اروڑا صاحب اور میں مسجد مبارک کی چھت پر سویا کرتے تھے۔ آخری دن میعاد کا تھا کہ رات کے ایک بجے کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے کہ ابھی الہام ہوا ہے کہ اس نے رجوع الی الحق کر کے اپنے آپ کو بچا لیا ہے۔ منشی اروڑا صاحب مرحوم نے مجھ سے، محمد خان صاحب سے اور اپنے پاس سے کچھ روپے لے کر جو تیس پنتیس کے قریب تھے، حضور کی خدمت میں پیش کئے کہ حضور اس کے متعلق جو اشتہار چھپے وہ اس سے صرف ہوں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم تمہارے روپے سے ہی اشتہارات چھپوائیں گے۔ ہم نے عرض کی کہ ہم اور بھی روپے بھیجیں گے۔ ہم نے اسی وقت رات کو اُتر کر بہت سے آدمیوں سے ذکر کیا کہ وہ رجوع بحق ہو کر بچ گیا۔ اور صبح کو پھر یہ بات عام ہو گئی۔ صبح کو ہندو مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا کہ معلوم کریں کہ آتھم مر گیا یا نہیں۔ پھر اُن لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا۔ اس کے بعد ہم اجازت لے کر قادیان سے امرتسر آئے اور امرتسر میں آ کر دیکھا کہ عیسائیوں نے آتھم کا جلوس نکالا ہوا ہے۔ ایک ڈولا سا تھا جس میں آتھم بیٹھا ہوا تھا اور اس ڈولہ کو اُٹھایا ہوا تھا اور وہ چپ چاپ ایک طرف گردن ڈالے بیٹھا تھا۔ پھر ہم کپورتھلہ چلے آئے۔ بہت سے آدمیوں نے مجھ سے چھیڑ چھاڑ بھی کی۔ ہم جب امرتسر قادیان سے گئے تھے تو شائع شدہ اشتہار لوگوں کو دیئے کیونکہ ہم تین دن قادیان ٹھہرے تھے اور یہ اشتہار چھپ گئے تھے۔

(1046) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں پہلی دفعہ 1891ء میں قادیان گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فینس میرے لئے اور ایک بہلی بھیجی تھی۔ سابقہ اڈا خانہ سے نکل کر جو راستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کو جاتا تھا جو اب بھی ہے جہاں محمد اسماعیل صاحب جلد ساز کا مکان ہے اور پھر مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے پاس احمدیہ چوک کی طرف مڑتا ہے۔ جس کے شرقی طرف مدرسہ احمدیہ ہے اور غربی طرف دکانیں ہیں اس تمام راستہ میں ایک پہیہ خشکی میں اور دوسرا پانی میں یعنی جوہڑ میں سے گزرتا تھا اور یہ حد آبادی تھی اور میرے مکان کے آگے ایک ویرانہ تھا اور گلی چھت کر بنا ہوا کمرہ میری فرودگاہ تھی اور یہ ادھر حد آبادی تھی۔ دسمبر 1892ء میں میں قادیان گیا تو مدرسہ احمدیہ۔ مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں اور یہ ایک لمبا سا چبوترا بنا ہوا تھا۔ اسی پر جلسہ ہوا تھا۔ اور کسی وقت گول کمرہ کے سامنے جلسہ ہوتا تھا۔ (یہ چبوترہ ڈھاب میں بھرتی ڈال کر بنایا گیا تھا) اور اس کے بعد جتنے مکان بنے ہیں ڈھاب میں بھرتی ڈال کر بنائے گئے ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

محبت اور وفا کا اک حسیں سنگم خلافت ہے

(منصورہ فضل منؔ، قادیان)

نبوت کا ہے جس کے ہاتھ میں پرچم خلافت ہے
رہے گی جو ہزاروں سال تک قائم خلافت ہے

دلِ زخمیدہ و شوریدہ کا مرہم خلافت ہے
بدل دے خوف کو جو امن میں دائم خلافت ہے

عدو کو زعم یہ اپنا بکھر جائے گا شیرازہ
مگر نادان کیا جانے کہ مستحکم خلافت ہے

وہ جس کے آستانے پر خوشی سے جان و دل حاضر
محبت اور وفا کا اک حسیں سنگم خلافت ہے

بجھا کر جس نے روح کی تشنگی آبِ بقا بخشا
ہوا سیراب جس سے دین وہ زمزم خلافت ہے

ہمارے غم جسے راتوں کو بھی سونے نہیں دیتے
دعاؤں کا سدا بہتا ہوا قلزم خلافت ہے

یہ حبل اللہ ہے ہم کو کبھی گرنے نہیں دے گی
رکھی ہے تھام کر ہم نے تبھی ہر دم خلافت ہے

جلسوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ جلسوں میں شامل ہونے والے اپنے اندر پاک اور نیک تبدیلیاں پیدا کریں

یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ دنیا کی محبت بالکل نکل جائے اور اللہ اور اسکے رسول کی محبت غالب آجائے، اس کیلئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے

ہر احمدی کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہئے، جو ایمان کی دولت آپ کو نصیب ہوئی ہے اس کو دوسروں تک پہنچائیں

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو دائمی ہے، ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے

جلسہ سالانہ یونان 2022ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

06-04-2022

پیارے ممبران جماعت احمدیہ یونان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یونان کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے آپ کی دینی اور روحانی اصلاح کا باعث بنائے۔ جلسوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ جلسوں میں شامل ہونے والے اپنے اندر پاک اور نیک تبدیلیاں پیدا کریں۔ ان کے دلوں سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ وہ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے بن جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

پس یہ جلسے اس لیے منعقد کیے جاتے ہیں تا کہ بار بار ہمیں اس بات کی یاد دہانی ہوتی رہے کہ ہماری بیعت کا مقصد کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ دنیا کی محبت بالکل نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس پر غالب آجائے۔ اس کیلئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور جب ہم نے عہدِ بیعت کیا ہے تو یہ جدوجہد کرنی چاہیے اور کرنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے دنیاوی کاروبار اپنی عبادتوں کیلئے قربان کرنے پڑیں گے۔ دنیاوی مصروفیات اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کیلئے قربان کرنی پڑیں گی۔

پھر جلسہ کا ایک عظیم مقصد اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت دین کیلئے مشورہ ہے۔ تو اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچانا بھی ایک احمدی مومن کی ذمہ داری ہے۔ آپ کو ان ملکوں میں تبلیغ کی آزادی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ جو ایمان کی دولت آپ کو نصیب ہوئی ہے اس کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم دو باتوں کا خیال رکھو۔ پہلی بات یہ کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسری بات یہ کہ اس کی یعنی اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 323، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے سے انکاری ہے اور ہر سال کافی بڑی تعداد میں لوگ خدا کے وجود سے انکاری ہوتے چلے جا رہے ہیں اور مذہب کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں، عیسائیت میں بھی اور دوسرے مذاہب میں بھی بلکہ بعض دفعہ مسلمانوں میں بھی۔ پس جو یہ لوگ انکاری ہو رہے ہیں تو ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہم اپنے دلوں میں پیدا کر کے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ تب ہی ہم اس جلسے کے مقصد کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے اور تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوگے۔ صرف اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت پیدا کرنا ہی کافی نہیں ہے، اتنا ہی کام نہیں ہمارا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کام ہے ہمارا بلکہ اپنی اولادوں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسولؐ کی محبت پیدا کرنے کیلئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی ہوگی اور دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر، آپؑ کے مشن کو اور آپؑ کے مقصد کو آگے بڑھانا ہماری بھی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو دائمی ہے اور اس کے ذریعہ ہماری روحانی ترقی کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ اخلاص اور وفا میں بڑھتے ہوئے اپنی روحانی ترقیات کے سامان کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/نومبر 2022)

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "*Grizzly Wallet*"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia

طالب دعا : عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions

Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام علیہم السلام سے دم کرنا ثابت ہے
جس سے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، قرآنی سورتوں اور ان پاکیزہ اذکار کی برکت اور بزرگوں کی دعا کے نتیجہ میں مریض کو شفا عطا فرما دیتا ہے

لَا اعۡتِکَافَ إِلَّا بِصَوۡمٍ وَلَا اعۡتِکَافَ إِلَّا فِي مَسۡجِدٍ جَامِعٍ
روزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں اور جامع مسجد کے سوا کسی اور جگہ اعتکاف درست نہیں

دونوں عیدوں اور ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) جو کہ اہل اسلام کیلئے
عید اور کھانے پینے کے دن ہیں، کے علاوہ انسان کسی بھی دن نفلی روزہ رکھ سکتا ہے، تاہم صرف جمعہ کا دن نفلی روزہ کیلئے خاص کرنا منع ہے

مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے، جس سے صرف اپنی رہائش کیلئے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:55)

سوال: میر پور کشمیر سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ لاعلاج مریضوں پر پڑھ کر دم کرنے والی ایک دعا ”یا من اسمہ دواو ذکرہ شفاء“ ہے اس دعا کا حوالہ اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 9/اپریل 2022ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: میرے علم میں تو ایسی کوئی دعا نہیں ہے جو آپ نے اپنے خط میں تحریر کی ہے۔ البتہ احادیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ حضور ﷺ خود بھی اور صحابہ رسول ﷺ سورت فاتحہ، معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور بعض اَور دعاؤں کے ذریعہ بخار، مختلف بیماریوں اور سانپ اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے پر دم کر لیا کرتے تھے۔

چنانچہ احادیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت کسی سفر پر روانہ ہوئی اور یہ لوگ ایک قبیلہ کے پاس آکر ٹھہرے اور ان سے کچھ کھانے کیلئے طلب کیا لیکن قبیلہ والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اور قبیلہ والوں نے اسکے علاج کی پوری کوشش کی لیکن سردار کو کوئی افاقہ نہ ہوا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جو باہر سے لوگ ہمارے پاس آکر ٹھہرے ہیں ان سے بھی پوچھا جائے، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی دوا ہو۔ صحابہؓ سے پوچھنے پر ایک صحابی نے کہا کہ ہاں میں ایک دم جانتا ہوں لیکن چونکہ تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے اب میں تمہارے سردار پر دم نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس قبیلہ والوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ صحابہ کو دینے کا وعدہ کیا، جس پر اس صحابی نے سورت فاتحہ پڑھ کر قبیلہ کے سردار پر دم کیا تو وہ سورۃ الفاتحہ کی برکت سے ٹھیک ہو کر اس طرح چلنے پھرنے لگا کہ گویا اس کو کسی چیز نے کاٹا ہی نہ ہو۔ صحابہ نے قبیلہ والوں سے بکریاں لے لیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، لیکن جس صحابی نے دم کیا تھا انہوں نے مشورہ دیا کہ جب تک ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان نہ کر لیں اور معلوم نہ کر لیں کہ حضورؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، اس وقت تک ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ پھر یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں کس طرح علم ہوا کہ سورت فاتحہ دم کرنے والی سورت ہے۔ تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے، ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔ اور یہ فرما کر حضور ﷺ مسکرا دیے۔ (بخاری، کتاب الطب، بَاب النَّفۡثِ فِي الرُّقۡيَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ أَذۡهِبِ الۡبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنۡتَ (یعنی اے لوگوں کے رب! تو اس تکلیف کو دور فرما دے، شفا تیرے ہی ہاتھ میں ہے، تیرے سوا کوئی اس تکلیف کو دور نہیں کر سکتا) کی دعا پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب السلام، بَاب اسۡتِحۡبَابِ رُقۡيَةِ الۡمَرِيضِ)

اسی طرح احادیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ دم کرتے وقت پھونک بھی مارا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، بَاب النَّفۡثِ فِي الرُّقۡيَةِ)

یہی طریق ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کا بھی ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور جماعت لاہور کے چند اَور اصحاب بھی ساتھ تھے۔ صوفی احمد دین صاحب مرحوم نے مجھ سے خواہش کی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سفارش کر کے صوفی صاحب کے سینہ پر دَم کرا دوں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کوچہ بندی میں سے اندرون خانہ جا رہے تھے جبکہ میں نے آگے بڑھ کر صوفی صاحب کو پیش کیا اور ان کی درخواست عرض کی۔ حضورؑ نے کچھ پڑھ کر صوفی صاحب کے سینے پر دَم کر دیا۔ (پھونک مارا) اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ (ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ 137) اسی طرح حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سرساوہ سے چل کر قادیان شریف حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت مولانا مرشدنا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح علیہ السلام بھی آئے ہوئے تھے اور صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے اور حضرت اقدس علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ پیر صاحب بہت سے پیر دیکھے کہ وہ عملیات اور تعویذ کرتے ہیں کوئی عمل آپ کو بھی یاد ہے جس کو دیکھ کر ہمیں بھی یقین آجائے کہ عمل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے۔ فرمایا دکھاؤ اور میں نے عرض کی کہ ہاں وقت آنے دیجئے۔ دکھلا دوں گا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ضرور صاحبزادہ صاحب کو یاد ہوگا ان کے بزرگوں سے عمل چلے آتے ہیں۔ کوئی دو گھنٹہ کے بعد ایک شخص آیا جس کو ذات الجنب یعنی پسلی کا درد شدت سے تھا میں نے عرض کی کہ دیکھئے اس پر عمل کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ہاں عمل کرو۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ ہاں عمل کرو۔ میں نے اسی شخص پر دَم کیا اس کو درد سے بالکل خدا تعالیٰ نے آرام کر دیا اور شفا دی۔ جب اس کو آرام ہو گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ مسمریزم ہے میں نے اس زمانہ میں مسمریزم کا نام بھی نہیں سُنا تھا۔ اور نہ میں جانتا تھا کہ مسمریزم کیا چیز ہوتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا صاحبزادہ صاحب تم نے کیا پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد میں نے الحمد شریف پڑھی تھی۔ (تذکرۃ المہدی، صفحہ 186، مطبوعہ 1914ء، ٹائیٹل ضیاء الاسلام پریس قادیان)

پس آنحضور ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام علیہم السلام سے دم کرنا ثابت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، ان قرآنی سورتوں اور ان پاکیزہ اذکار کی برکت اور بزرگوں کی دعا کے نتیجہ میں مریض کو شفا عطا فرما دیتا ہے۔

سوال: جرمنی سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ روزہ کے بغیر رمضان کا اعتکاف بدعت تو شمار نہیں ہوتا اور کیا روزہ کے بغیر اعتکاف کی کوئی سنت یا اصحاب رسول ﷺ سے کوئی مثال ملتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10/مئی 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آنحضور ﷺ کی سنت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ رمضان کا اعتکاف روزوں کے ساتھ ہی فرمایا کرتے تھے۔ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ السُّنَّةُ عَلَى الۡمُعۡتَكِفِ أَنۡ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشۡهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امۡرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخۡرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنۡهُ وَلَا اعۡتِكَافَ إِلَّا بِصَوۡمٍ وَلَا اعۡتِكَافَ إِلَّا فِي مَسۡجِدٍ جَامِعٍ (سنن ابی داوٗد، کتاب الصوم، بَاب الۡمُعۡتَكِفِ يَعُودُ الۡمَرِيضَ) یعنی سنت یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت اور نماز جنازہ کیلئے مسجد سے باہر نہ جائے۔ اور بیوی کو (شہوت کے ساتھ) نہ چھوئے، اور نہ اسکے ساتھ مباشرت کرے۔ اور سوائے انسانی ضرورت (قضائے حاجت وغیرہ) کے کسی اَور ضرورت کیلئے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ اور روزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ اور جامع مسجد کے سوا کسی اور جگہ اعتکاف درست نہیں۔

پس مسنون اعتکاف کے بارے میں صحابہ رسول ﷺ اور علماء وفقہاء کا یہی موقف ہے کہ اس کیلئے روزے رکھنے ضروری ہیں اور حضور ﷺ کی سنت متواترہ یہی تھی کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، بَاب اعۡتِكَافِ الۡعَشۡرِ الۡأَوَاخِرِ مِنۡ رَمَضَانَ)

باقی جہاں تک رمضان کے مسنون اعتکاف کے علاوہ عام اعتکاف کرنے یا کسی نذر کا اعتکاف کرنے کی بات ہے تو ایسا اعتکاف روزہ کے بغیر بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ اعتکاف چند دنوں یا چند گھنٹوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے

ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات کیلئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔ (سنن ترمذی، کتاب النذور والایمان، بَاب مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ)

پس خلاصہ کلام یہ کہ رمضان کا مسنون اعتکاف روزوں کے ساتھ، رمضان کے آخری دس دنوں میں مسجد میں ہوسکتا ہے جبکہ رمضان کے علاوہ عام اعتکاف روزوں کے بغیر اور کم یا زیادہ وقت کیلئے ہوسکتا ہے۔

سوال: جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالبعلم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ عموماً سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھنے میں کیا حکمت ہے، نیز ان دو ایام کے علاوہ اَور دنوں میں بھی نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10/مئی 2022ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کی مختلف وجوہات احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے دن انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ (سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) اسی طرح ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنِ) پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ سوموار کے روزہ کی بابت حضور ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس روز میں پیدا ہوا تھا اور اسی روز مجھ پر وحی کا نزول شروع ہوا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)

سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنا حضور ﷺ کی عمومی سنت تھی۔ (سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ) اسی طرح ایام بیض یعنی ہر مہینہ میں چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو بھی حضور ﷺ بڑی باقاعدگی کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے۔ (سنن نسائی، کتاب الصیام، صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ)

علاوہ ازیں یوم عرفہ (نو ذی الحجہ) اور یوم عاشوراء (دس محرم) کے روزہ کی بھی حضور ﷺ نے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) البتہ جو شخص حج پر موجود ہو اس کیلئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، بَاب صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ)

پس دونوں عیدوں کے دنوں اور ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) جو کہ اہل اسلام کیلئے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ (سنن ترمذی، کتاب الصوم، بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ) کے علاوہ انسان کسی بھی دن نفلی روزہ رکھ سکتا ہے۔ تاہم صرف جمعہ کا دن نفلی روزہ کیلئے خاص کرنا منع ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الصوم، بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ) اور جو شخص حج پر ہو اور اس نے حج کے ساتھ عمرہ کا بھی فائدہ اٹھایا ہو اور اس میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ ایام تشریق کے تین روزے حج کے ایام میں رکھے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم، بَاب صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ)

نفلی روزوں کے بارے میں حضور ﷺ کی ایک تفصیلی ہدایت کا ذکر حدیث میں یوں ملتا ہے۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صوم دہر (یعنی ساری عمر کے روزہ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (گویا ایسے روزہ کو آپ نے ناپسند فرمایا) راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؐ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی طاقت عطا فرمائے۔ پھر آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ روزے میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؐ سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں مجھے پیدا کیا گیا، اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ساری عمر کے روزوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں آپؐ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے عاشورہ کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ روزہ رکھنا گزرے ہوئے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ سود لینا اور دینا حرام ہے، مغربی دنیا میں جب کوئی اپنا مکان خریدنا چاہتا ہے تو اسے اس پر بھی سود دینا پڑتا ہے۔ تو کیا ایک مسلمان ان ممالک میں اپنا گھر نہیں خرید سکتا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10/مئی 2022ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: مغربی دنیا میں مارگیج کے ذریعہ جو مکان خریدے جاتے ہیں، ان میں عموماً بینک یا کسی مالیاتی ادارہ سے قرض حاصل کیا جاتا ہے، اور جب تک یہ قرض واپس نہ ہو جائے ایسا مکان قرض دینے والے بینک یا اس مالیاتی ادارہ ہی کی ملکیت رہتا ہے۔ اور بینک یا مالیاتی ادارہ اپنے اس قرض پر کچھ زائد رقم بھی وصول کرتا ہے۔ جسکی وجہ وہ پیسہ کی Devaluation بتاتے ہیں۔

چونکہ ان ممالک میں ہر انسان اپنے رہنے کیلئے بھی مکان آسانی سے نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کا اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ ان مجبوری کے حالات میں مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کیلئے ایک گھر خرید لیتا ہے۔ جس پر اسے تقریباً اتنی ہی مارگیج کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے، لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اسکی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے، جس سے صرف اپنی رہائش کیلئے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خریدتے چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔

سوال: محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ نے ایک استفتا بابت کرسمس کی طرز پر رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنا کر عید تک دنوں کی گنتی کرنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10/مئی 2022ء میں اس مسئلہ کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس امر میں بھی ہمیں آنحضور ﷺ کے ارشاد إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو ہی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر تو رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنانے میں نیت یہ ہو کہ اہل خانہ اور بچوں کو رمضان کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے، گھر میں ایسا ماحول بنا کر گھر والوں اور خاص طور پر بچوں کو رمضان کی عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا جائے تا کہ سحری اور افطاری کے وقت وہ اس ماحول کو دیکھ کر دعا اور عبادات میں مشغول ہو سکیں۔ اور اس طرح رمضان کے ہر دن کا ایک جوش اور ولولہ کے ساتھ وہ استقبال کر کے اس میں نازل ہونے والی برکتوں سے استفادہ کر سکیں تو اس نیت کے ساتھ ایسا کرنے میں بظاہر کوئی حرج کی بات نہیں۔

لیکن اگر صرف دکھاوا مطلوب ہو اور یہ سارے پاپڑ صرف ریا اور نمود و نمائش کیلئے بیلے جائیں اور ایک ایک دن اس سوچ کے ساتھ گزارا جائے کہ چلو اچھا ہوا اتنے دن گزر گئے، جن سے جان چھوٹ گئی، باقی دن بھی جلد گزر جائیں گے اور پھر عید منائیں گے اور عید میں بھی حقیقی خوشیاں تلاش کرنے کی بجائے صرف ظاہری خوشیوں کا خیال رکھا جائے تو اس نیت کے ساتھ گھروں کو سجانا اور رمضان کیلنڈر بنانا ہرگز جائز نہیں۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ اگر اس کام سے اہل خانہ میں کوئی پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہو اور انہیں رمضان کی برکات کی طرف توجہ پیدا ہو کر اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملے تو یہ سجاوٹ اور کیلنڈر بنانا جائز ہے۔ لیکن اگر صرف دکھاوا کرنا اور رمضان کو ایک چٹی سمجھ کر گزارنا مقصود ہو تو یہ سجاوٹ کرنا اور ایسے کیلنڈر بنانا ناجائز ہے اور بدعت شمار ہوگا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ روزنامہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/مئی 2023ء)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دارالفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ایک دم بھی کَل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھَٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

انصار اللہ کو یہ بتانا ہوگا کہ تم لوگ اپنے عہد پہ پورا اسی وقت اترو گے جب ہر نیکی کو کرنے کی کوشش کرو گے

اور نیکیوں کو کرنے کیلئے ایک بہت بڑا ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت کو جاری کر کے فرمایا ہے

جس میں روحانی معیار کو اونچا کرنا بھی ہے اور مالی قربانی بھی ہے اور پھر اس کے ساتھ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق بھی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات ونصائح

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/جنوری 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کے ممبران کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ آن لائن شاملین نے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے مرکز مسجد دار التبلیغ، ڈھاکہ سے شرکت کی۔

60 منٹ پر مشتمل اس ملاقات میں جملہ حاضرین کو حضور انور سے بات کرنے، اپنے شعبہ جات کی سرگرمیوں کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرنے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا۔

حضور انور نے مجلس انصار اللہ کے جملہ اراکین کو قرآن کریم کی تعلیم عام کرنے کے حوالہ سے راہنمائی فرمائی نیز نماز باجماعت کی ادائیگی کے حوالہ سے 100 فیصد انصار کو نمازی بنانے کا ٹارگٹ عطا فرمایا۔

حضور انور نے اراکین مجلس انصار اللہ کو فعال رکھنے کے حوالہ سے فرمایا کہ ایسے انصار جن کے پاس سائیکل ہے وہ روزانہ سائیکل چلائیں۔ گاڑیاں اور دیگر سواریاں استعمال کرنے کی بجائے، یہ بہتر ہے کہ مجلس انصار اللہ کے جوان انصار جو صف دوم کے ہیں، اپنے دفاتر تک جانے کیلئے سائیکل استعمال کریں اور اگر ممکن ہو تو ورزش کی غرض سے بعض دوسرے اوقات میں بھی سائیکل استعمال کریں۔

ایک ناصر نے سوال پوچھا کہ ہم اخلاقی لحاظ سے کیسے ترقی کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں طریقہ بتایا ہے کہ تمہارا، جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے وہ عبادت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائے، پانچ وقت کی نمازیں ہیں، اگر پانچ وقت کی نمازیں ادا کی جائیں اور اس کا حق ادا کیا جائے، اللہ کے آگے رو کے، جھک کے دعا کی جائے، سجدوں میں دعا کی جائے، اپنے گناہوں کی غلطیوں کی معافی مانگی جائے، اپنی نسل کی بہتری کیلئے دعا کی جائے اور اپنی روحانی ترقی کیلئے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے ہو۔ میں دعائیں قبول کرتا ہوں۔ تو ذاتی بہتری کیلئے یہی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ ہمارا تو یہی مقصد ہے۔ ہر کام جو ہے دعا سے ہونا چاہئے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔

ایک ناصر نے سوال کیا کہ حضور بعض احباب ایسے ہیں جن کو جب نظامِ وصیت میں شامل ہونے کیلئے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم متقی نہیں ہیں اس لیے ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ پیارے آقا، اس سلسلہ میں ہمارا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اس بارے میں مَیں نے جو شروع میں جبکہ وصیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی، اس وقت بھی مَیں نے اس بارے میں یہی کہا تھا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں ہم تو متقی نہیں، ہم نیک نہیں، ہم وصیت کس طرح کریں، ہم تو وصیت کی شرائط پہ پورا نہیں اترتے تو اس وقت مَیں نے یہی بتایا تھا، اس وقت بھی اور ہمیشہ یہی کہتا ہوں، کئی مجالس میں کہہ چکا ہوں، پہلے تو یہ بات ہے کہ رسالہ الوصیت پڑھیں۔ جب ایک انسان رسالہ الوصیت پڑھتا ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ مجھے کس معیار کا احمدی ہونا چاہئے۔ پھر اس کے بعد جب وہ وصیت کرتا ہے تو اس کے بعد وہ کوشش کرتا ہے کہ میں اس معیار پہ پہنچوں۔ یہ کہہ دینا کہ میں اس معیار کا نہیں ہوں اس لیے وصیت نہیں کروں گا تو پھر ساری عمر نہ وہ کوشش کرے گا نہ وہ کبھی اچھا، نیک اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو یہ تو ایک ذریعہ ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم لوگ وصیت بھی کرو گے تو تم لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی، اور وصیت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے ساتھ ایک تعلق جوڑا ہے۔ جب انسان وصیت کرتا ہے اور اس کیلئے پھر نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے، نیکیاں اپنانے کی کوشش کرتا ہے، نیکیاں کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کا معیار، روحانی معیار بھی بڑھتا ہے اور پھر اس کا خلافت کے ساتھ تعلق اور وفا کا تعلق بھی بڑھتا ہے اور پھر وہ ایک سچا اور پکا احمدی ہوتا ہے۔ نہیں تو یہ سادہ ایک عہد ہے کہ مَیں دین کو دنیا پہ مقدم رکھوں گا، میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو قربان کرنے کیلئے تیار رہوں گا۔ وہ اپنے مال کو قربان کرنے کیلئے تیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے بڑھانے کا ذریعہ، طریقہ بتایا ہے اس کو اپنانے کیلئے تیار نہیں تو پھر وہ کس طرح عہد کر سکتا ہے، کھڑا ہو کے انصار اللہ کا عہد دہرا دیتا ہے مَیں یہ کر دوں گا مَیں وہ کر دوں گا۔ تو انصار اللہ کو یہ بتانا ہوگا کہ تم لوگ اپنے عہد پہ پورا اسی وقت اترو گے جب ہر نیکی کو کرنے کی کوشش کرو گے اور نیکیوں کو کرنے کیلئے ایک بہت بڑا ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت کو جاری کر کے فرمایا ہے جس میں روحانی معیار کو اونچا کرنا بھی ہے اور مالی قربانی بھی ہے اور پھر اس کے ساتھ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق بھی ہے۔ تو جب آپ اس طرح سمجھائیں گے تو ان کو سمجھ آئے گی نہیں تو پھر انسان تو ڈھیلا ہی رہتا ہے۔ انسان کہے گا مَیں تو نیک نہیں، مَیں تو متقی نہیں، میں نیک کام کس طرح کر سکتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی کام کے کرنے کیلئے تو وصیت کا نظام جاری ہوا ہے کہ تم اس میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں نیکی اور تقویٰ کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

ایک اور ناصر نے پوچھا کہ پیارے حضور بعض انصار جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے اور مجلس کے کاموں میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ ان کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم کون سا لائحہ عمل اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہی حکم ہے بار بار توجہ دلانا۔ اور بار بار توجہ ہی دلاتے رہنا چاہئے۔ ان کو بتائیں کہ تم احمدی ہو اور احمدی کے کچھ فرائض ہیں اور کچھ اس کی ڈیوٹیز ہیں جس پر اس نے عمل کرنا ہے تو یہی حکم ہے ہمیں۔ ذِکّر کا حکم ہے ہمیں۔ نصیحت کرنے کا حکم ہے ہمیں۔ بار بار توجہ دلانے کا ہمیں حکم ہے اور یہی حکم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا تو اسی حکم پہ اب ہم نے چلنا ہے اور نصیحت اسی لیے کی جاتی ہے اور بار بار کی جاتی ہے تا کہ توجہ پیدا ہوتی رہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی طرف سے کوشش کرتے رہنا اور توجہ دلاتے رہنا۔ چھوڑنا نہیں جب تک کہ کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ میں احمدی ہوں اور جماعت میں شامل ہوں۔ ٹھیک ہے؟ بعض سست ہوتے ہیں۔ ان کی سستیوں کو اسی طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ ان کو توجہ دلائی جاتی رہے اور بار بار ان کو توجہ دلائی جاتی رہے پیار سے توجہ دلائی جاتی رہے ان کو یہ احساس نہ پیدا ہو کہ ہم پر کوئی سختی کر رہا ہے یا ہم جائیں گے تو ہمارے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے گا۔ اگر پیار سے محبت سے سمجھاتے رہیں، چاہے وہ انصار بھی ہو گئے ہوں تو وہ آپ کے پروگراموں میں حصہ لیں گے۔

دوسرے یہ کہ یہی انصار ہیں جن کی عورتیں بھی ہیں ان کے بچے بھی ہیں۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہوگا۔ شعبہ تربیت کا کام ہے کہ ان کو توجہ دلائے، ان کی تربیت کرے تا کہ وہ اپنے بچوں کی بھی تربیت کر سکیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کا کام ہے، لجنہ کا کام ہے کہ وہ بھی اُس خاندان کے اپنی اپنی مجلس کے ممبران کو توجہ دلاتے رہیں۔ جب خاندان میں ایک concerted effort ہو جائے گی، ہر طرف سے ایک مشترکہ اور ایک ٹھوس کوشش ہوگی تو پھر تربیت کی طرف انصار کو بھی توجہ پیدا ہوگی، لجنہ کو بھی ہوگی، خدام اور انصار اور اطفال کو بھی ہوگی۔ تو ایسے لوگ جو بالکل ہی نہیں آتے پھر اس فیملی کے ساتھ تربیت کیلئے انصار خدام اور لجنہ اور جماعتی نظام سب کو مل کے توجہ کرنی چاہئے اور ان کو توجہ دلانی چاہئے لیکن یہی ہے کہ نصیحت کرتے جاؤ، کرتے جاؤ اور ہر طبقے کا احمدی اور جس جس مجلس کا وہ ممبر ہے اس مجلس کے ذریعہ سے بھی اس خاندان میں ان کو توجہ دلائی جائے۔ ہو سکتا ہے بچہ باپ کی تربیت کا باعث بن جائے، بیوی خاوند کی تربیت کا باعث بن جائے اور پھر اس طرح انصار اللہ میں بھی آپ کو تربیت کے جو ایشوز ہیں وہ اتنے نہیں اٹھیں گے اور پھر خود انصار کو توجہ دلائیں کہ اگر تم توجہ نہیں دو گے تو تمہارے بچے اور تمہاری بیوی بھی جماعت سے دور ہٹ جائیں گے اور اس کا تمہیں نقصان ہوگا اور اس کے تم ذمہ دار ہو گے اور خدا تعالیٰ کے سامنے اس کے تم جوابدہ ہو گے۔ تو پیار سے، حکمت سے سمجھاتے رہیں۔ جو الفاظ میں نے کہے ہیں وہ بھی اگر کہیں لیکن پیار سے کہیں تو امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اثر پڑے گا۔ باقی سارے برابر نہیں ہوتے، کچھ زیادہ وقت لیتے ہیں کچھ کم وقت لیتے ہیں لیکن ہمارا کام یہ ہے، جو ہمیں نصیحت، حکم ہے قرآن کریم کا اس کے اوپر عمل کرتے چلے جانا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/نومبر 2021)

......☆......☆......☆......

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا　　اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾ (SINCE 1964)

❁ قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔

(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)

contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681

e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

ملکی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں ’’مخزن التصاویر‘‘ نمائش کا رینوویشن وافتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان دارالامان میں البلاغ بلڈنگ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ’’مخزن التصاویر قادیان‘‘ کی نئی نمائش کا دعا کے ساتھ افتتاح عمل میں لایا گیا۔ مخزن التصاویر کے افتتاح کی تقریب مورخہ 17/دسمبر 2022ء بعد نماز عصر شام 4 بجے عمل میں آئی۔ محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر انجمن تحریک جدید قادیان نے اجتماعی دعا کے ساتھ اسکا افتتاح فرمایا۔ اس افتتاحی تقریب میں جماعتی عہدیداران اور جلسہ سالانہ قادیان 2022ء میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے بعض غیر ملکی مہمانان کرام نے شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز ہوا جسکے بعد مکرم انچارج صاحب شعبہ مخزن التصاویر قادیان نے قادیان میں شعبہ مخزان التصاویر کے قیام اور اسکے رینوویشن کے پس منظر سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ بعدازاں محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر انجمن تحریک جدید نے اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد معزز حاضرین نے مخزن التصاویر نمائش کا وزٹ کیا۔ جماعتی تصاویر، جماعتی تاریخ کے اہم ماخذ ہیں اور ان تاریخی ونایاب جماعتی تصاویر کو دیکھ کر ایمان کو بھی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہر زمانہ میں خلفاء کرام کے عظیم الشان روحانی قیادت میں ترقیات سے نوازا ہے۔ اسی غرض کیلئے قادیان دارالامان میں خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی ومنظوری سے ’’البلاغ‘‘ بلڈنگ میں سن 2012ء میں پہلی مرتبہ ’’مخزن التصاویر‘‘ نمائش کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس نمائش میں تازہ تصاویر کے اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی نیز پرانے فریمز کو جو خراب حالت میں تھے ان کو تبدیل بھی کیا جانا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مخزن التصاویر نمائش کی رینوویشن کرتے ہوئے نئی نمائش تیار کی گئی ہے اور مورخہ 17/دسمبر 2022ء کو اس نئی نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ مخزن التصاویر قادیان کی اس نئی نمائش میں جماعتی تاریخی تصاویر کو دیدہ زیب طریق پر ترتیب کے ساتھ آویزاں کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں مختلف سیکشنز قائم کئے گئے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی مبشر اولاد کی تصاویر، اسی طرح خلفاء کرام اور ان کے دور خلافت میں ہونے والے اہم اور تاریخی مواقع کی تصاویر اور خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے اہم واقعات کی تصاویر بالخصوص حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جات اور دیگر مختلف مصروفیات کی تازہ تصاویر بھی اس نئی نمائش کی رونق بنی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نمائش مقامی احباب اور مہمانان کرام کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہی اور جلسہ سالانہ قادیان 2022ء کے موقعہ پر بھی مہمانان کرام نے اس نمائش سے بہت استفادہ کیا اور پسندیدگی کا بھی اظہار کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اس نئی نمائش کے قیام کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس سے احباب جماعت وغیر از جماعت کو بھی استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(عطاء المجیب لون، قائم مقام انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

قادیان میں لجنہ اماء اللہ بھارت کی جانب سے Women in Islam کے موضوع پر ایک کامیاب جلسہ کا انعقاد

مورخہ 4/دسمبر 2022ء کو سرائے خدمت قادیان میں لجنہ اماء اللہ بھارت کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک جلسہ Women in Islam کے موضوع پر منعقد کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ بھارت اپنی مجلس کے قیام پر سو سال مکمل ہونے کی خوشی میں یہ سال صد سالہ جوبلی کے طور پر منا رہی ہے جس میں مختلف خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ جلسہ بھی جوبلی کے منظور شدہ پروگراموں کا ایک حصہ تھا۔ اس پروگرام میں شرکت کیلئے صوبہ پنجاب سے کثیر تعداد میں غیر از جماعت معزز خواتین کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد اسلام میں عورت کے مقام اور عورت کو حاصل ہونے والے حقوق سے غیروں کو متعارف کرانا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ پروگرام میں ہندوستان کا قومی ترانہ بھی پیش کیا گیا۔ استقبالیہ تقریر کے بعد 5 مہمان مستورات نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان معزز مہمان مستورات نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں بیٹی کو کبھی بھی بوجھ نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کی پیدائش پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ قرآن مجید میں بھی مرد اور عورت کو برابر کا درجہ دیا گیا۔ پردے کا نظریہ اسلام میں عورت کے ڈسپلن اور حفاظت کیلئے ہیں۔ نیز ان مہمان مستورات نے لجنہ اماء اللہ بھارت کی صد سالہ تقریبات کے حوالہ سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی نیک تمناؤں کا بھی اظہار کیا۔ پروگرام میں شامل ہونے والی غیر از جماعت مہمان مستورات کے مابین Momentos تقسیم کئے گئے نیز کتاب Women in Islam بھی دی گئی۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے حاضر مہمان مستورات سے مخاطب ہوتے ہوئے انہیں اسلام میں عورت کے مقام اور حقوق کے حوالہ سے بتایا کہ کس طرح بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کے حقوق کو دنیا میں قائم کیا۔ انہوں نے شامل ہونیوالی تمام مہمان مستورات کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسے کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ تمام شاملین نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور جماعتی فلاح وبہبود اور قیام امن کی کاوشوں کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک ودوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

کلکتہ شہر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیس سمپوزیم کا شاندار انعقاد

مورخہ 3/دسمبر 2022ء کو شہر کلکتہ صوبہ بنگال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک پیس سمپوزیم کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ کلکتہ شہر ہندوستان کا ایک اہم اور میٹروپولیٹن شہر ہے۔ اس شہر کے The Park Hotel میں پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ امسال کے پیس سمپوزیم کا عنوان Fundamentals of Establishing Lasting Peace مقرر کیا گیا۔ اس پیس سمپوزیم میں مختلف مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے ایک صد سے زائد معززین نے شرکت کی جن میں سیاسی وسرکاری عہدیداران، تعلیمی ادارہ جات کے پروفیسر صاحبان وطلباء، مختلف مذاہب کے لیڈران اور مختلف رفاہی وفلاحی تنظیموں کے ساتھ جڑے ہوئے احباب شامل تھے۔ اس پیس سمپوزیم کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی۔ ہندوستان کا قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید سے پیس سمپویم کا آغاز ہوا۔ مکرم مبلغ انچارج صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے مہمانان کرام کا استقبال کرتے ہوئے انہیں بنگلہ زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ جس میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ انسانی ہمدردی اور امن عامہ کی تعلیمات حاضرین کے سامنے پیش کیں اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا بھر میں امن عالم کیلئے جو کوششیں فرما رہے ہیں ان کا ذکر کیا۔ اس پیس سمپویم میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کاوشوں اور قیام امن عالم کے زریں اصول کے حوالہ سے ارشادات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس ڈاکومنٹری میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہندوستان بھر میں کئے جانے والے خدمت خلق کے کاموں کو بھی پیش کیا گیا۔ اس پیس سمپوزیم میں خاکسار نے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت کی اور Fundamentals of Establishing Lasting Peace کے موضوع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب جو حضور انور نے پیس سمپوزیم یو.کے 2018ء کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے اقتباسات پر مشتمل خطاب حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اسی طرح حاضرین کو تیسری عالمی جنگ کے خطرات سے متنبہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، ہر سطح پر انصاف قائم کرنے اور مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پیس سمپوزیم پر تشریف لانے والے معزز مہمانان کو بھی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی قیام امن کی کاوشوں کو سراہا۔ آخر پر مکرم نائب امیر صاحب کلکتہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانان کیلئے ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس موقعہ پر ہال کی ایک جانب جماعتی بک اسٹال بھی لگایا گیا جس سے شاملین نے بھرپور استفادہ کیا۔ معزز مہمانان کرام کو جماعتی لٹریچر پیش کئے گئے۔ پیس سمپوزیم کی خبریں 6 مختلف اخبارات اور 3 ریجنل نیوز چینلز میں نشر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس پیس سمپوزیم کے نیک ودوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

ہندوستان کی دارالحکومت نئی دہلی میں پیس سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

مورخہ 10/دسمبر 2022ء کو ہندوستان کی دارالحکومت نئی دہلی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیس سمپوزیم کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ یہ پیس سمپوزیم Constitutional Club of India میں منعقد ہوا۔ امسال کے پیس سمپوزیم کا عنوان True & Sustainable Peace مقرر کیا گیا۔ اس پیس سمپوزیم کی صدارت مکرم ناظر نشر واشاعت قادیان نے کی۔ اس پیس سمپوزیم میں حکومت ہند کے منسٹر آف اسٹیٹ فار مائناریٹی افیئرز جناب جان بارلا صاحب بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اسی طرح ہائی کورٹ وکلاء، یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز، مذہبی لیڈران اور مختلف رفاہی وفلاحی اداروں کے چیئرمین صاحبان نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم نائب ضلعی امیر دہلی نے مہمانان کرام کا استقبال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ جماعت کے تعارف کے ساتھ موصوف نے Power Point Presentation کا بھی اہتمام کیا جس میں تصاویر بھی پیش کی گئیں۔ اس پیس سمپوزیم میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کاوشوں اور قیام امن عالم کیلئے زریں اصول کے حوالہ سے ارشادات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس ڈاکومنٹری میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے خدمت خلق کے کاموں کو بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح اس ڈاکومنٹری میں نئی دہلی سے تعلق رکھنے والے سوامی سُشل جی کی حضور انور سے اسلام آباد کی ملاقات کے بعد جو تاثراتی انٹرویو ایم ٹی اے نیوز میں نشر ہوا وہ بھی دکھایا گیا۔ اسی طرح حضور انور کے دورہ امریکہ 2022 کی جھلکیاں اور حضور انور کے اس دورہ کے مختلف خطبات میں سے اہم حصص بھی اس ڈاکومنٹری میں شامل کئے گئے۔ اس پیس سمپوزیم میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم قائمقام ناظر صاحب امور خارجہ نے بزبان انگریزی سامعین سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کے موجودہ حالات کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کروائی۔ بعدہ حضور انور کے مختلف خطابات سے ماخوذ اقتباسات کی روشنی میں معاشرتی سطح پر اور عالمی سطح پر امن کیلئے اسلام کی پیش کردہ تعلیمات کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اسی طرح کتاب ورلڈ کرائسس اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس کا بھی تعارف کراتے ہوئے اسے پڑھنے اور اس کے مطابق اپنی اپنی زندگیوں کے ضابطہ عمل تجویز کرنے کی طرف حاضرین کو نصیحت کی۔ اس پیس سمپوزیم پر تشریف لانے والے معزز مہمانان کو بھی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی قیام امن کی کاوشوں کو سراہا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا جس کے بعد مہمانان کیلئے ضیافت کا انتظام کیا گیا۔ اس موقعہ پر ہال کی ایک جانب جماعتی بک اسٹال بھی لگایا گیا جس سے شاملین نے بھرپور استفادہ کیا۔ معزز مہمانان کرام کو جماعتی لٹریچر اور Momentos پیش کئے گئے۔ اس پیس سمپوزیم میں شامل ہونے والوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور اس قسم کے پروگرامز کے انعقاد کی اہمیت وضرورت بیان کرتے ہوئے جماعتی کاوش کو سراہا۔ نئی دہلی کے مختلف اخبارات اور نیوز چینلز میں پیس سموپزیم کی خبریں نشر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس پیس سمپوزیم کے نیک ودوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(کے طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9؍مارچ 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ اقبال اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد اختر صاحب (مانچسٹر، یو۔کے)

28؍فروری 2023ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ قادیان میں پیدا ہوئیں اور تقسیم ہند کے بعد سانگلہ ہل میں قیام پذیر ہوئیں۔ پھر کچھ عرصہ سیرالیون میں رہنے کے بعد 1980 کی دہائی میں یوکے شفٹ ہوگئیں۔ لمبا عرصہ مانچسٹر میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسکے علاوہ ہومیوپیتھی ڈسپنسری میں بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مختار احمد صاحب (منڈی کاموکی ضلع گوجرانوالہ)

13؍فروری 2023ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے لوکل سطح پر صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم ارشد علی کوثر صاحب ابن مکرم محمد بشیر صاحب (حلقہ گلشن پارک مغلپورہ، لاہور)

5؍فروری 2023ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے پڑدادا حضرت چوہدری برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم 1974 میں خاندان کی مخالفت کے باوجود احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ صوم وصلوۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، شریف النفس، بااخلاق، پرہیزگار، متوکل علی اللہ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مقامی سطح پر مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حمزہ ارشد صاحب مربی سلسلہ آجکل نظارت تعلیم ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم شہزاد احمد صاحب (گولارچی ضلع بدین)

20؍جنوری 2023ء کو 30 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم والدین کے فرمانبردار بہت مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(4) مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم سید نورالدین صاحب (کارکن فضل عمر پریس قادیان)

5؍جنوری 2023ء کو 48 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 2001ء میں بطور لیکچرر نصرت ویمن کالج میں تقرر ہوا۔ 2013ء میں زندگی وقف کی اور وفات سے قبل انچارج نصرت ویمن کالج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج اور ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔ صدقہ وخیرات باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ جو بھی جماعتی خدمت ملتی اسے بخوبی سرانجام دیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(5) مکرم حاجی محمد بشیر صاحب ابن مکرم محمد رحمت اللہ صاحب (دہری ریلوٹ چارکوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر)

19؍جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا مکرم فتح محمد صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم خوش اخلاق، دیانتدار، سلسلہ اور خلافت سے محبت رکھنے والے ایک عاجز اور قناعت پسند انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مربی اور ایک بیٹے معلم سلسلہ ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ظہیر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ آجکل انسپکٹر بیت المال آمد قادیان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم ملک منیر احمد صاحب پشاوری ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب درویش قادیان

27؍جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں خدمت کا موقع ملا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، ملنسار، خوش مزاج، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(7) مکرمہ فرزانہ اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب (دارالبرکات ربوہ)

30؍دسمبر 2022ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں جان محمد صاحب ہیلانی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت ملک مشتاق احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار، مہمان نواز، خوش اخلاق، واقفین زندگی کا خاص عزت واحترام کرنے والی، ہمدردیٔ خلق کے جذبہ سے سرشار، منکسر المزاج ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور چندوں کی ادائیگی میں صفِ اول کی لجنہ میں سے تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ تلقین کرتیں کہ چندوں میں اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ محلہ دارالبرکات ربوہ میں لجنہ کے کاموں میں اور جماعتی خدمات میں پیش پیش رہیں۔ اجلاسات کا اہتمام بھی اپنے گھر میں بہت خوشی سے کرواتیں۔ کئی لڑکیوں کی شادیاں کروائیں بلکہ جہیز وغیرہ بھی بنا کر دیا۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلے میاں وفات پا چکے ہیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرمہ عائشہ صنم صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان کوثر صاحب (مربی سلسلہ گھانا) کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم حسین صالح الحفیظ الھدار صاحب (ممباسہ، کینیا)

3؍جنوری 2023ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ملک یمن کے علاقہ حذر الموت سے تھا۔ 1959 میں جب ممباسہ میں جماعت کی مسجد تعمیر ہوئی تو چونکہ آپ کا گھر قریب ہی تھا آپ نے نماز وغیرہ کیلئے جماعت کی مسجد آنا جانا شروع کر دیا جہاں آپ کی ملاقات وہاں موجود جماعت کے مبلغ سے ہوئی۔ ان کے ذریعے سے آپ نے بیعت کر کے عین جوانی میں جماعت میں شمولیت اختیار کی اور تادم مرگ اس عہد بیعت کو باوجود شدید مخالفت کے بخوبی نبھایا۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت ممباسہ، کینیا بھی خدمت کی توفیق ملی اور کچھ عرصہ نیشنل مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کینیا کسٹم میں ملازم تھے اور بطور کسٹم کمشنر کوسٹ ریجن کے بڑے سرکاری عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کشائش سے نوازا تھا۔ چندوں کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ مہمان نوازی کی صفت بہت اعلیٰ تھی۔ آپ کی تبلیغ سے آپ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد شریف صاحب کو بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی جو ایک مخلص اور پکے احمدی ہیں۔ مسجد کے ساتھ بڑا مضبوط تعلق تھا۔ جب تک صحت نے اجازت دی ہر روز باقاعدگی سے نمازیں مسجد میں ادا کرتے۔ آپ بہت عمدہ اوصاف کے مالک تھے۔ مبلغین اور دیگر جماعتی عہدیداران کا خاص احترام کرتے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ کوئی بھی تبلیغ کا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ جب سے ایم ٹی اے آیا، گھر میں ایم ٹی اے کی ڈش لگوائی اور حضور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم صالح حسین الھدار اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(9) مکرم عبداللہ محمد ناصر صالح طامش صاحب (یمن)

20؍جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1986 میں پیدا ہوئے تھے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوا اور انہوں نے 9؍مارچ 2010ء کو چند رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ بیعت کر لی تھی۔ پھر انہیں اپنے گاؤں کا لوکل صدر جماعت بنا دیا گیا۔ لیکن ان میں سے اکثر نے یا تو رابطہ قطع کر لیا یا احمدیت چھوڑ دی لیکن مرحوم عبداللہ صاحب اور ان کے ایک بھائی اور ایک رشتہ دار ثابت قدم رہے۔ حالانکہ انہیں اپنی فیملی اور رشتہ داروں کی طرف سے بیعت کے بعد کافی دباؤ کا سامنا رہا۔ مرحوم خلافت کے وفادار اور مخلص تھے۔ نمازوں کے پابند اور چندوں کا التزام کرنے والے تھے۔ امداد لینا پسند نہ کرتے تھے بلکہ فی سبیل اللہ خرچ کرنے والے اور صدقہ اور احسان کرنے والے تھے۔ بہت حسن اخلاق کرنے والے اور خوش خلق تھے۔ مرحوم کی شادی 2012ء میں ہوئی تھی۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم ملک عبدالعزیز خان صاحب ابن مکرم ملک عبداللہ خان صاحب (ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

7؍دسمبر 2022ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے نگران حلقہ خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت دیندار، غریبوں کی مدد کرنے والے ایک سلجھے ہوئے مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31؍دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31؍دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر مجھ سے اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعہ نیکی کرنے والا ابوبکر ہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11 / نومبر 2022 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب ونسب کو کون جاننے والا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہلِ عرب کے حسب ونسب کو جاننے والے تھے۔

سوال جبیر بن مطعم نے علم الانساب کا علم کس سے سیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جبیر بن مطعم جو کہ اس فن یعنی علم الانساب میں کمال تک پہنچے ہوئے تھے انہوں نے کہا مَیں نے نسب کا علم حضرت ابوبکرؓ سے سیکھا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر نے کون سے اشعار بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے جو اشعار بیان فرمائے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے آنکھ! تجھے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی قسم! تُو روتی رہ اور اب تیرے آنسو کبھی نہ تھمیں۔ اے آنکھ! خِندِف یعنی قبیلہ قریش کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو کہ شام کے وقت لحد میں چھپا دیے گئے ہیں۔ پس بادشاہوں کے بادشاہ، بندوں کے والی اور عبادت کرنے والوں کے رب کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو۔ پس حبیب کے بچھڑ جانے کے بعد اب کیسی زندگی۔ دس جہانوں کو زینت بخشنے والی ہستی کی جدائی کے بعد کیسی آراستگی۔ پس جس طرح ہم سب زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے، کاش موت بھی ہم سب کو ایک ساتھ گھیرے میں لے لیتی۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کو تعبیر الرؤیا کا فن کس طرح کا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علم تعبیر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ علم تعبیر میں آپؓ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے بڑے معبّر تھے۔

سوال حضرت عائشہؓ کے خواب جس میں ان کے حجرے میں تین چاند گرے تھے اس کی تعبیر کیا تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے حجرے میں تین چاند گرتے ہوئے دیکھے تو میں نے اپنی خواب اپنے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے بیان کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین حضرت عائشہؓ کے حجرے میں عمل میں آئی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ سے کہا یہ تمہارے چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ ان میں سے بہترین ہے۔

سوال صحیح بخاری میں حضرت ابوبکر کی فراست کے بارے میں کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر مجھ سے اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعہ نیکی کرنے والا ابوبکر ہی ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہی ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ نہ رہے مگر بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ کالی بکریوں کا ریوڑ میری پیروی کر رہا ہے اور ان کے پیچھے خاکستری رنگ کی بکریوں کا ریوڑ ہے اس کی حضرت ابوبکرؓ نے کیا تعبیر کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عرب آپ کی پیروی کریں گے اور پھر عجم ان کی پیروی کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی یہی تعبیر کی ہے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آغاز اسلام میں اپنے مال سے کن سات غلاموں کو آزاد کروایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آغاز اسلام میں اپنے مال سے سات غلاموں کو آزاد کروایا جنہیں اللہ کی وجہ سے تکلیف دی جاتی تھی۔ ان غلاموں کے نام یہ ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ عامر بن فُہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ زِنّیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ نَہدِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بیٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بیٹی بنی مُؤَمَّل کی ایک لونڈی اور اُمّ عُبَیس۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری ایام میں کس کو امام الصلوۃ کی سعادت حاصل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری ایام میں حضرت ابوبکرؓ کو امام الصلوۃ کی سعادت حاصل ہوئی۔

سوال حضرت ابوبکرؓ اپنی اولاد کے ساتھ کس قدر شفقت ومحبت کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مصنف نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ اپنے قول و عمل سے وہ اکثر اس بات کا اظہار بھی کرتے رہتے تھے۔ بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن الگ مکان میں رہتے تھے لیکن ان کے گھر کا خرچ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی حضرت اسماءؓ کی شادی حضرت زبیر بن عوامؓ سے ہوئی تھی۔ وہ شروع شروع میں بہت تنگدست تھے۔ گھر میں کوئی خادم یا خادمہ رکھنے کی مقدرت نہ تھی اس لیے حضرت اسماءؓ کو بہت کام کرنا پڑتا۔ وہ آٹا گوندھتی تھیں۔ کھانا پکاتی تھیں۔ پانی بھرتی تھیں۔ ڈول سیتی تھیں اور کافی فاصلے سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر لاد کر لاتی تھیں یہاں تک کہ گھوڑے کو چارہ بھی کھلاتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب ان حالات کا علم ہوا تو انہوں نے ایک خادم بھیجا جو گھوڑے کو چارہ کھلاتا اور اس کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ خادم بھیج کر گویا ابا جان نے مجھے آزاد کر دیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔

سوال قرآن کریم میں کون سی آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں سورۃ التوبۃ آیت 40 حضرت ابوبکر کی بابت نازل ہوئی اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلَیۡہِ وَ اَیَّدَہٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡہَا وَ جَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا السُّفۡلٰی ؕ وَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ہِیَ الۡعُلۡیَا ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۔ ترجمہ: اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اسکی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اسکی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

سوال احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کی جاویں مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی کھلی رہے اس کی حضرت مسیح موعودؑ نے کیا وضاحت کی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کر دی جاویں مگر ابوبکر کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اس میں یہی سِرّ ہے کہ مسجد چونکہ مظہر اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی نرم مجازی کے متعلق کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کو اپنی بیوی عاتکہ سے محبت تھی۔ اسکی وجہ سے انہوں نے جہاد پر جانا چھوڑ دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ کو حکم دیا کہ تم نے بیوی کی وجہ سے جہاد پر جانا چھوڑ دیا ہے تو اسے طلاق دے دو۔ تو انہوں نے اس حکم کی تعمیل تو کر دی لیکن عاتکہ کے فراق میں بڑے پُردرد اشعار کہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے کانوں تک یہ اشعار پہنچے تو ان کا دل پسیج گیا اور انہوں نے حضرت عبداللہؓ کو رجوع کرنے کی اجازت دے دی۔

......☆......☆......☆......

جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اسکا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا
اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 / اکتوبر 2005 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تلاوت فرمائی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ
ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقینا میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ بہت ہی قریب ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اسکا جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیائے صالحہ کے ذریعے ملتا ہے کبھی کشف والہام کے واسطے سے۔ علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دُعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی گئی ہے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔

سوال سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کیا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہو تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک

نور کی تجلّی اسکے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔“

سوال: رمضان کے آخری عشرہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح عبادت کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آخری عشرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیلئے اتنی کوشش فرماتے جو اسکے علاوہ کبھی دیکھنے میں نہ آتی تھی۔

سوال: دعا کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دعا کا یہ طریق بیان فرمایا کہ بندہ اس کے سوا کسی سے نہ مانگے اور پھر دعا کیلئے صبر سے مانگتا چلا جائے۔ جلد بازی کرتے ہوئے بیچ میں چھوڑ دینا دعا مانگنے کا طریق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ جب بھی دعا کرتے ہیں تو صبر سے دعا کرتے ہیں جلد بازی نہیں کرتے تو وہ اپنے مقصود کو پا لیتے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اس کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر جو ابتلاء آ چکے ہیں یا جن سے خطرہ درپیش ہو ان سے محفوظ رہنے کیلئے سب سے زیادہ مفید بات دعا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو تمہیں چاہئے کہ تم دعا میں لگے رہو۔

سوال: تکالیف اور مصائب میں دعا کے متعلق کیا حدیث بیان ہوئی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف اور مصائب کے وقت اسکی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے اوقات میں کثرت سے دعائیں کرتا رہے۔

سوال: جو شخص اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا تو خدا تعالیٰ اسکے ساتھ کس طرح کا سلوک کرے گا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سوال: جو شخص دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کریگا تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے گا؟

جواب: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی بابت کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے۔ اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔

سوال: آخری عشرہ میں خدا تعالیٰ اپنے بندے پر قبولیت دعا کے کیا نظارے دکھاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آخری عشرہ میں تو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ قبولیت دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر ظاہر کرتا ہے بلکہ ان دنوں میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کہا ہے اور یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس ایک رات کی عبادت انسان کو باخدا انسان بنانے کیلئے کافی ہے۔

سوال: آخری عشرہ کے دنوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ جو آخری عشرہ کے دن ہیں یہ اس برکتوں والے مہینے کی وجہ سے جہنم سے نجات دلانے کے دن ہیں۔ گناہ گار سے گناہگار شخص بھی اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے تو اپنے آپکو آگ سے بچانے والا ہوگا۔

سوال: ایمان کی تعریف کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایمان کی تعریف یہ ہے کہ حق کی یا سچائی کی تصدیق کر کے اس کا فرمانبردار ہو جائے۔

سوال: آخری عشرہ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دیتا ہے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔

سوال: آخری عشرہ میں ہمیں کیا دعا کرنی چاہئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آخری عشرہ میں ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی ہوا و ہوس کی جہنم سے ہمیں نجات دے۔ ہماری دعائیں قبول فرمائے، ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنا دے۔

سوال: گزشتہ گناہ بخشے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گزشتہ گناہ بخشے جانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ اس کو آئندہ گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ زیادہ پیدا ہو جائے گی اور اسکا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے گا۔

سوال: دعا کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ خود بخود انسان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ دعا قبول ہوگئی۔ اپنے اندر ایک تبدیلی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اسکے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کیلئے اس کی ایک الگ تجلی ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کی شان میں اس کے تبدیلی یافتہ کیلئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کیلئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/مئی 2023ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 9 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆عزیزہ فائزہ احمد بنت مکرم وسیم احمد (سروعہ) صاحب (مربی سلسلہ سربیا) ہمراہ عزیزم مدثر احمد (فارغ التحصیل مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم مظفر احمد صاحب

☆عزیزہ بارعہ سجاد (واقفہ نو) دوبئی بنت مکرم سجاد احمد صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) ہمراہ عزیزم حارث رفیق ڈوگر (مربی سلسلہ اسلام آباد، یو.کے) ابن مکرم محمد رفیق ڈوگر صاحب

☆عزیزہ مناہل سید (واقفہ نو) بنت مکرم طارق طاہر صاحب (سپین) ہمراہ عزیزم سلیمان اختر (فارغ التحصیل مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم محمد اختر صاحب

☆عزیزہ ملیحہ نایاب بنت مکرم شکیل احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم شاہ زیب طیب (فارغ التحصیل مربی سلسلہ یو.کے) ابن مکرم منصور احمد طیب صاحب

☆عزیزہ شافی اسلم بنت مکرم کلیم احمد اسلم صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم عدیل احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبشر احمد سلام صاحب

☆عزیزہ تقویم شانزے بنت مکرم شاہد احمد صاحب (پاکستان) ہمراہ عزیزم ظافر محمود (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم ناصر محمود صاحب

☆عزیزہ سعدیہ نوال (واقفہ نو) بنت مکرم اعجاز قمر صاحب (امریکہ) ہمراہ عزیزم محسن امجد (واقف نو) ابن مکرم طارق امجد صاحب (امریکہ)

☆عزیزہ Julia Rauheja Hadhoud بنت مکرم محمد Hadhoud صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم تنزیل احمد خان (واقف نو) ابن مکرم رفیع اللہ خان صاحب (جرمنی)

☆عزیزہ ہانیہ احمد بنت مکرم مظفر احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم تنویر احمد بھٹی ابن مکرم نسیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)

......☆......☆......

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

خاکسار کی دادی جان مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب مرحوم آف شموگہ (کرناٹک) کا ذکر خیر

(طارق احمد ادریس، ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر کنڑ ایڈیشن)

خاکسار کی دادی جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ شموگہ صوبہ کرناٹک کی وفات مورخہ 7/اپریل 2023 بروز جمعۃ المبارک شام 7 بجے بمقام شموگی ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب مرحوم آف شموگہ کرناٹک کی بہو تھیں۔ آپکی پیدائش 1935 کو ہوئی۔ آپ بچپن سے ہی بہت نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اپنی نمازوں کی خاص حفاظت کرنے والی۔ بلا ناغہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی اور قرآن کریم سے بے حد عشق کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو بہت سارے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ صرف احمدی بچے ہی نہیں بلکہ بہت سارے غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا اور قرآن کریم مکمل کروایا۔ اسی کے ساتھ ساتھ بہت ساری دعائیں، اسلامی مسائل اور دینی معلومات کا علم بھی بچوں کو دیتی رہیں۔ اسی طرح بہت سارے بچوں نے آپ سے دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ آپ نے قرآن کریم کے علاوہ حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا۔

موصوفہ کو نائب صدر لجنہ اماء اللہ، سکریٹری مال، سکریٹری تبلیغ کے طور پر جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمدللہ۔

موصوفہ بہت ہی سادہ زندگی گزارنے والی، اسلامی پردہ کا خاص خیال رکھنے والی، ملنسار، غریب پرور، تمام افراد جماعت سے بہت ہی پیار کرنے والی اور انکے ہم وغم میں شریک ہونے والی، خوش اخلاق، بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ خصوصاً مبلغین کرام جو جماعت احمدیہ شموگہ میں متعین ہوتے تھے ان سب کے ساتھ ان کا تعلق ایک مادرِ مہربان کی طرح کا تھا۔ جب بھی کوئی مرکزی نمائندے شموگہ میں تشریف لاتے تو انکا خاص خیال رکھتیں، انکی رہائش وطعام کا انتظام فرماتیں۔

موصوفہ بہت ہی نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی، خلافت احمدیہ سے بے لوث محبت رکھنے والی نیز عہدیداران کی عزت کرنے اور کروانے والی تھیں۔

آپ کے پسماندگان میں 8 بیٹے 2 بیٹیاں اور متعدد پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں ہیں۔ جن میں سے ایک پوتا خاکسار طارق احمد ادریس، مبلغ سلسلہ ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر کنڑ ایڈیشن کے طور پر خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی افراد خاندان مقامی جماعت میں مختلف خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی تدفین مورخہ 8/اپریل 2023 کو بعد نماز ظہر احمدیہ قبرستان شموگہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ خاکسار کی دادی جان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11159: مَیں رشنہ بیگم زوجہ مکرم ممتاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1992 تاریخ بیعت 2004، ساکن کورانا تحصیل اسرانا ضلع پانیپت صوبہ ہریانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کانٹے ایک جوڑی قیمت 25 ہزار روپئے، مانگ کی تیلی قیمت 1600 روپئے، ، زیور نقرئی پازیب دو جوڑی قیمت 3800 روپئے، حق مہر 35 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عمر عبدالقدیر الامۃ: رشنہ بیگم گواہ: ممتاز احمد

مسل نمبر 11193: میں سعدیہ بانو بنت مکرم جاوید خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن اُدَے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: سعدیہ بانو گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11194: میں امتہ الحیر زوجہ مکرم پرویز خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 30 جنوری 2004 پیدائشی احمدی ساکن اُدَے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: امتہ الحیر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11195: میں رابعہ بیگم زوجہ مکرم رشید احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن اُدَے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی ایک جوڑی کان کی بالی 22 کیریٹ، زیور نقرئی کل وزن 100 گرام، حق مہر 12 سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: رابعہ بیگم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11196: میں شیبہ بانو بنت مکرم مسیت خان صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن اودے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: شیبہ بانو گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11197: میں رخسانہ بیگم زوجہ مکرم خالد احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (آنگن واڑی ٹیچر) تاریخ پیدائش 1969 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسجد اودے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی کل وزن 100 گرام، حق مہر 5 ہزار روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: رخسانہ بیگم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11198: میں عفہ بنت مکرم ہشیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن اودے پور کٹیا گھس گاواں شاملی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: عفہ گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11199: میں عمرہ انجم بنت مکرم ابن خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 10 فروری 2006 پیدائشی احمدی ساکن اُدَے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: عمرہ انجم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11200: میں سلمٰی زوجہ مکرم شاہد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 جون 1990 تاریخ بیعت 2005 ساکن رادھا کنڈ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کل وزن ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ، حق مہر 35 ہزار روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از سلائی ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: سلمٰی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11201: میں شبنم زوجہ مکرم شباب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بساون گنج امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے زیور طلائی کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ زیور نقرئی کل وزن 250 گرام، حق مہر 25 ہزار روپے بذمہ خاوند میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: شبنم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11202: میں ثاقب نصیر ولد مکرم نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 4 نومبر 2003 پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ضلع جے پی نگر یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: ثاقب نصیر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11203: میں فرید احمد ولد مکرم گلزار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 10 مئی 1998 پیدائشی احمدی ساکن امبیٹہ پوسٹ آفس گڑھی پختہ ضلع شاملی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: فرید احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11204: میں ناصر احمد ولد مکرم خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 جولائی 1976 پیدائشی احمدی ساکن بیجو پورہ سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق محمود العبد: ناصر احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11205: میں شمشیر علی ولد مکرم نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 جنوری 1988 تاریخ بیعت 2006 ساکن ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان 55 گز پر مشتمل بمقام وردھ مان کالونی چلکانہ روڈ سہارنپور۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: خان محمد ذاکر خان بمیالوی العبد: شمشیر علی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11206: میں عاصمہ بنت مکرم محمد ایوب صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن جھلاواں پوسٹ کھندورہ ضلع غازی آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: عاصمہ گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11207: میں عالیہ بیگم زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن بیجو پورہ ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت

جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 20000ہزار روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی ایک ہار، ایک نتھ، ایک انگوٹھی، ایک ٹیکہ، ایک گلے کی چین، ایک جوڑی پازیب چاندی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق محمود الامۃ: عالیہ بیگم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11208: میں گلزار احمد ولد مکرم جمشید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 57سال پیدائشی احمدی ساکن امبیٹہ گڑھی پختہ ضلع شاملی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چھ بیگھہ کھیتی کی زمین (1) خسرہ نمبر 78/198 (2) خسرہ نمبر 409/305، ایک عدد رہائشی مکان 4 کمروں پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار 3000روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: گلزار احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11209: میں حنا کوثر بنت مکرم شریف احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن لکھی پورہ گھنٹہ گھر ضلع میرٹھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: حنا کوثر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11210: میں محمد یوسف ولد مکرم عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان بے روزگار تاریخ پیدائش 15 نومبر 1951 پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک کمرے پر مشتمل رہائشی مکان جس کے کاغذات نہیں ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: محمد یوسف گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11211: میں عروج احمد بنت مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 29 اگست 2000 پیدائشی احمدی ساکن D40/2 Suncity vistar پوسٹ آفس عزت نگر ضلع بریلی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: عروج احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11212: میں رضیہ سلطانہ زوجہ مکرم محمد کلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 8 مئی 1994 پیدائشی احمدی ساکن میرا تالاب کاشی رام کالونی بلاک 2 فلیٹ 15 راگول حمیر پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی: ایک عدد ہار، چار جوڑی کان کے بندے، ایک انگوٹھی، تین ناک کی کیل ایک ناک کی رنگ۔ زیورات نقرئی: دو جوڑی پائل، دو جوڑی بچھیا، حق مہر اکاون ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: رضیہ سلطانہ گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11213: میں نوید احمد ولد مکرم سجن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25سال پیدائشی احمدی ساکن اُدے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: نوید احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11214: میں شاہد احمد ولد مکرم عرفان احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41سال تاریخ بیعت 2008 ساکن سہارنپور فیصل ٹاؤن کھاتا کھیڑی چلکانہ روڈ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جنوری 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مکرم خان محمد ذاکر خان بمیالوی العبد: شاہد احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11215: میں حلیمہ بی بی زوجہ مکرم جلال شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 فروری 1983 پیدائشی احمدی ساکن بول پور ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 1000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز احمد ندیم الامۃ حلیمہ بی بی گواہ: شمیم احمد خان

مسل نمبر11216: میں سلمیٰ بنت مکرم خالد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ پیدائش 21 مئی 1982 تاریخ بیعت 2002 ساکن مانیکندن Manikandan kuniyamuthur ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 102000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور محمد الامۃ: سلمیٰ گواہ: محمد نصیر الحق آچاریہ

مسل نمبر11217: میں شمیم احمد خان ولد مکرم سلیمان خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 10 فروری 1972 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ پوسٹ آفس مُلک بولپور بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال مستقل پتہ کالیکاٹا پوسٹ آفس راشپور ضلع ہاوڑہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 نومبر 2022وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 11600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ضیاء الحق العبد: شمیم احمد خان گواہ: ربیع الاسلام

مسل نمبر11218: میں صبا پروین زوجہ مکرم طارق محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 7 جولائی 1989 پیدائشی احمدی ساکن بیجو پورہ ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی کل وزن 4 تولے 22 کیریٹ زیورات نقرئی دو جوڑی پازیب حق مہر بیالیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق محمود الامۃ: صبا پروین گواہ: عارف احمد خان غوری

مسل نمبر11219: میں آفرین بیگم زوجہ مکرم عرفان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر ساٹھ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: آفرین بیگم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر11220: میں ثنا رانی زوجہ مکرم محمد عادل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی کان کی بالیاں 3 جوڑی، انگوٹھی تین عدد، دو عدد گلے کا ہار، ناک کے کوکے دو عدد (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ زیورات نقرئی ایک جوڑی پائل، حق مہر ساٹھ ہزار روپے بذمہ خاوند میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: ثنا رانی گواہ: منصور احمد مسرور

دعائے مغفرت

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم صغیر احمد خان صاحب آف جماعت احمدیہ اندورہ اننت ناگ صوبہ جموں کشمیر مورخہ 13/مئی 2023 کو بعمر 44 سال مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی ملنسار اور غریب پرور تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بزرگ والدین کے علاوہ بیوی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم چار بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (راجہ جمیل، انسپکٹر بدر قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 8 - June - 2023 Issue. 23

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہماری زندگی کا محور ہے اسکے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل بھی نہیں ہوسکتا

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دوعالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2/جون 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) یو.کے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کی سیرت کے پہلو اور ان کا تعارف اور ان کی قربانیاں ایک سلسلہ خطبات میں میں بیان کرتا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو تشنگی رہ جائے گی کیونکہ اصل محور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جس کے گرد صحابہ گھومتے تھے جس کے ساتھ جُڑ کر صحابہ نے قربانیاں کرنے کے بے مثال معیار حاصل کئے اور نئے نئے اسلوب سیکھے اور توحید کو پھیلانے اور خود اسکا عملی نمونہ بننے کے وہ معیار قائم کئے جو آپ ﷺ کی قوت قدسی اور اللہ تعالیٰ کے خاص محبوب ہونے کا ثبوت ہے۔ پس آپ کی سیرت کا بیان بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف وقتوں میں گذشتہ سالوں میں خطبات دیئے بھی گئے ہیں لیکن بہر حال آپ ﷺ کی سیرت ایسی ہے کہ اسکے بیان کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جسکا احاطہ کئی خطبات میں بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ سیرت تو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی بلکہ ہر خطبہ اور خطاب میں کوئی نہ کوئی پہلو کسی نہ کسی رنگ میں بیان ہوتا بھی رہتا ہے کیونکہ یہی ہماری زندگی کا محور ہے اور اسکے بغیر ہمارا دین ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل بھی نہیں ہوسکتا۔ بہر حال اس وقت میں جنگ بدر کے حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت کے پہلو اور تاریخ کے واقعات بیان کروں گا اور یہ سلسلہ آئندہ کچھ خطبات میں بھی چلے گا۔ آپ ﷺ کا اسوہ ہی ہے جس نے صحابہ کو بے لوث قربانیوں کا جذبہ عطا فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر کے حوالے سے بھی آپ ﷺ کے اسوے کا بیان ضروری ہے۔ جنگ کے واقعات سے پہلے ان اسباب کا بھی بیان کرنا ضروری ہے جس وجہ سے جنگ ہوئی۔ اس لئے پہلے میں کچھ نہ کچھ پس منظر بیان کروں گا۔ اس پس منظر میں بھی آپ ﷺ کی سیرت اور آپ کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کے مختلف پہلو ظاہر ہوجاتے ہیں۔

جنگ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی میں جو مظالم قریش نے مسلمانوں پر کئے اور جو جو تدابیر اسلام کو مٹانے کی انہوں نے اختیار کیں وہ ہر زمانہ میں ہر قسم کے حالات کے ماتحت کسی دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کا کافی باعث ہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ سخت تحقیر آمیز استہزا اور نہایت دلآزار طعن و تشنیع کے علاوہ کفار مکہ نے مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکا۔ ان کو نہایت بے دردانہ طور پر مارا اور پیٹا۔ ان کے اموال کو ناجائز طور پر غصب کیا۔ ان کا بائیکاٹ کر کے ان کو ہلاک و برباد کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے بعض کو ظالمانہ طور پر قتل کیا۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی۔ حتی کہ ان مظالم سے تنگ آ کر بہت سے مسلمان مکہ کو چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ پھر مسلمانوں کے آقا اور سردار کو جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے سخت تکالیف پہنچائی گئیں اور ہر قسم کے دکھوں میں مبتلا کیا گیا اور بالآخر مکہ کی قومی پارلیمنٹ میں سارے قبائل قریش کے نمائندوں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد رسول اللہ کو قتل کر دیا جاوے اور اس کیلئے کہاں تک اُن کی طاقت تھی انہوں نے کوشش کی مگر مسلمانوں کو ان کے آقا کی طرف سے صبر اور عفو کا حکم تھا لیکن جب قریش کے مظالم کا پیالہ لبریز ہوکر چھلکنے لگ گیا اور خداوند عالم کی نظر میں اتمام حجت کی میعاد پوری ہوگئی۔ تب خدا نے اپنے بندے کو حکم دیا کہ تو اس بستی سے نکل جا کہ اب معاملہ عفو کی حد سے گزر چکا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔

جب تک آنحضرت ﷺ مکہ میں مقیم رہے آپ ﷺ نے ہر قسم کے مظالم برداشت کئے لیکن قریش کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی کیونکہ اول تو پیشتر اسکے کہ قریش کے خلاف کوئی کارروائی کی جاتی سنت اللہ کے مطابق ان پر اتمام حجت ضروری تھا اور اس کیلئے مہلت درکار تھی۔ دوسرے خدا کا یہ منشا تھا کہ مسلمان اس آخری حد تک عفو اور صبر کا نمونہ دکھلائیں کہ جسکے بعد خاموش رہنا خودکشی کے ہم معنی ہوجاوے جو کسی عقل مند کے نزدیک مستحسن فعل نہیں سمجھا جا سکتا۔ تیسرے مکہ میں قریش کی ایک قسم کی جمہوری حکومت قائم تھی اور آنحضرت ﷺ اسکے شہریوں میں سے ایک شہری تھے۔ پس حسن سیاست کا تقاضا تھا کہ جب تک آپ مکہ میں رہیں آپ اس حکومت کا احترام فرمائیں اور خود کوئی امن شکن بات نہ ہونے دیں اور جب معاملہ عفو کی حد سے گزر جاوے تو آپ وہاں سے ہجرت کر جائیں۔ چوتھے یہ بھی ضروری تھا کہ جب تک خدا کی نظر میں آپ ﷺ کی قوم اپنی کارروائیوں کی وجہ سے عذاب کی مستحق نہ ہو جاوے اور ان کو ہلاک کرنے کا وقت نہ آ جاوے آپ ان میں مقیم رہیں اور جب وہ وقت آ جاوے تو آپ وہاں سے ہجرت فرما جائیں کیونکہ سنت اللہ کے مطابق نبی جب تک اپنی قوم میں موجود ہو ان پر ہلاک کر دینے والا عذاب نہیں آتا اور جب ہلاکت کا عذاب آنے والا ہو تو نبی کو وہاں سے چلے جانے کا حکم ہوتا ہے۔ ان وجوہات سے آپ ﷺ کی ہجرت اپنے اندر خاص اشارات رکھتی تھی مگر افسوس کہ ظالم قوم نے نہ پہچانا اور ظلم و تعدی میں بڑھتی گئی ورنہ اگر اب بھی قریش باز آ جاتے اور دین کے معاملہ میں جبر سے کام لینا چھوڑ دیتے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دیتے تو خدا ارحم الراحمین ہے اور اس کا رسول بھی رحمۃ للعالمین تھا یقیناً اب بھی انہیں معاف کر دیا جاتا اور عرب کو وہ کشت وخون کے نظارے نہ دیکھنے پڑتے جو اس نے دیکھے مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی ہجرت نے قریش کی عداوت کی آگ پر تیل کا کام دیا اور وہ آگے سے بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ اسلام کو مٹانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

جب آنحضرت ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے چلے آئے تو قریش نے مدینہ کے رئیس عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کے نام ایک دھمکی آمیز خط لکھا۔ انہوں نے لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے اور اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ضرور تم اس سے جنگ کرو یا اسے جلاوطن کر دو یا ہم سب متحد ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے جنگوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے ماتحت کر دیں گے۔ اسی طرح قریش مکہ نے قبائل عرب کا دورہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف ان کو اکسانا شروع کیا۔

چنانچہ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی سیرت خاتم النّبیین میں لکھا ہے کہ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ جب قریش نے دیکھا کہ اوس وخزرج مسلمانوں کی پناہ سے دستبردار نہیں ہوتے اور اندیشہ ہے کہ اسلام مدینہ میں جڑ نہ پکڑ جاوے تو انہوں نے دوسرے قبائل عرب کا دورہ کر کر کے ان کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا شروع کر دیا اور چونکہ بوجہ خانہ کعبہ کے متولی ہونے کے قریش کا سارے قبائل عرب پر ایک خاص اثر تھا اس لئے قریش کی انگیخت سے کئی قبائل مسلمانوں کے جانی دشمن بن گئے اور مدینہ کا یہ حال ہو گیا کہ گویا اس کے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینہ میں تشریف لائے اور انصار نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب ایک قوس کی مانند یعنی ایک جان ہوکر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ ان دنوں مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ وہ راتوں کو بھی ہتھیار لگا کر سوتے تھے اور دن کو بھی ہتھیار لگائے پھرتے تھے اور وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے کہ دیکھئے ہم اس وقت تک بچتے بھی ہیں یا نہیں کہ ہمیں امن کی راتیں گزارنے کا موقع ملے گا اور اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ رہے گا۔ خود سرور کائنات ﷺ کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب شروع شروع میں آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو دشمن کے حملہ کے اندیشہ سے آپ راتوں کو جاگا کرتے تھے۔

یہ تو بیرونی خطرات تھے۔ مدینہ کے اندر بھی حالات اتنے سازگار نہ تھے جیسا کہ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مدینہ کے اندر یہ حالت تھی کہ ابھی تک ایک معتد بہ حصہ اوس وخزرج کا شرک پر قائم تھا اور گو وہ بظاہر اپنے بھائی بندوں کے ساتھ تھے لیکن ان حالات میں ایک مشرک کا کیا اعتماد کیا جا سکتا تھا۔ پھر دوسرے نمبر پر منافقین تھے جو بظاہر اسلام لے آئے تھے مگر در پردہ اسلام کے دشمن تھے اور مدینہ کے اندر انکا وجود خطرناک احتمالات پیدا کرتا تھا۔ تیسرے درجہ پر یہود تھے جن کے ساتھ گو ایک معاہدہ ہو چکا تھا مگر ان یہود کے نزدیک معاہدہ کی کوئی قیمت نہ تھی۔ غرض اس طرح خود مدینہ کے اندر ایسا مواد موجود تھا جو مسلمانوں کے خلاف ایک مخفی ذخیرہ بارود سے کم نہ تھا اور قبائل عرب کی ذرا سی چنگاری اس بارود کو آگ لگانے اور مسلمانانِ مدینہ کو بھک سے اڑا دینے کیلئے کافی تھی۔ اس نازک وقت میں جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت ﷺ پر خدا کی وحی نازل ہوئی کہ اب تمہیں بھی ان کفار کے مقابلہ میں تلوار استعمال کرنی چاہئے جو تمہارے خلاف تلوار لے کر سراسر ظلم وتعدی سے میدان میں نکلے ہوئے ہیں اور جہاد بالسیف کا اعلان ہوگیا۔

جہاد فرض ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ابتداً چار تدابیر اختیار کیں۔ اول آپ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کئے تا کہ مدینہ کے اردگرد کا علاقہ خطرہ سے محفوظ ہوجائے۔ دوسرے آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینہ کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع فرمائیں تا کہ آپ کو قریش اور ان کے حلفاء کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں۔ تیسری بات ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ تا اس ذریعہ سے مکہ اور اسکے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آ ملنے کا موقع مل جاوے۔ چوتھی تدبیر آپ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرما دی جو مکہ سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے کیونکہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ لگاتے جاتے تھے اور ظاہر ہے کہ مدینہ کے گردونواح میں اسلام کی عداوت کا تخم بویا جانا مسلمانوں کیلئے نہایت خطرناک تھا۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جن باتوں نے بالآخر قریش کو صلح کی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا ان میں ان کے تجارتی قافلوں کی روک تھام کا بہت بڑا دخل تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال یہ سلسلہ ابھی چلے گا۔

فرمایا: اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں ان کی نماز جنازہ ادا ہوگی ان میں سے ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب کا ہے باقی جنازے غائب ہیں۔

بعدہ حضور انور نے مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب پوتے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و بیٹے مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نواسے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب اسلام آباد۔ مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب فیصل آباد پاکستان کا ذکر خیر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے آمین۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad